لا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم
هو الله
الرسالة
تاثیر ع
تالیف
نعلین الماتہی علی عباس

الرسالة

تاثیرعلیؑ

تالیف

نعلین المأتمی ، علی عباس

فہرست

مقدمہ

یہ مختصر تحریر یہ مختصر رسالۃ ہماری کتاب سر الخفیات فی اسرار امیر المومنینؑ

کے مقدمہ میں لکھا گیا ہے - یہ رسالۃ عرفان پر مشتمل ہے ، اور یہ عرفان من گھڑت یا گمان

قیاس جیسی لعنت سے مبرا ہے، قیاس کہتے ہیں علیؑ کی مخالفت کو ہیں، اس کے ہر حرف اور ہر

جملے کے پیچھے احادیث معصومینؑ موجود ہیں -

انتساب

یہ رسالۃ **امیرالمومنین علیؑ** کی اُس تاثیر کے نام کہ جس کے اثر سے مخلوق نے جانا کہ اللہ ہے ۔

❖ ایک ذات کے دو اثر

ہر شئ کی ایک تاثیر ہوتی ہے، ایک اثر ہوتا، جیسے پانی کا اثر گیلا کرنا تر کرنا ہے پانی کبھی خشک نہیں کرے گا کیونکہ تر اور خشک دو الگ اور ایک دوسرے کے مخالف اثر ہیں جہاں خشکی ہے تری نہیں اور جہاں تری ہے خشکی نہیں، اسی طرح آگ کا اثر ہے جلا دینا گرم کرنا آگ میں گرمی ہے وہ جلا دیتی ہے اس میں سردی نہیں ہو سکتی کہ اشیاء کو جما دے ، سورج اور چاند کا اثر ہے ان کی روشنی، سورج اور چاند روشنی پھیلاتے ہیں اجالا کرتے ہیں سورج اور چاند کی وجہ سے کبھی اندھیرا نہیں ہوسکتا کیونکہ روشنی الگ ہے اندھیرا الگ ہے روشنی اور اندھیرا دو الگ ایک دوسرے کے مخالف اثر ہیں وہ ایک ذات ایک وجود میں جمع نہیں ہو سکتے، اسی طرح بہت سی مثالیں ہیں، میری اس مثال کا مقصد میری بات کو آسان کر کے پہنچانا ہے، ورنہ جس ہستیؑ جس ذات الذواتؑ کی ہم بات کر رہے ہیں نہ تو وہ شے ہے کہ اس سے مخصوص اثرات ظاہر ہوں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں ، نہ اسؑ پر کسی کو قیاس کیا جا سکتا ہے نہ کسی سے اسؑ کو تشبیہ دی جاسکتی ہے، اسؑ کو صرف ایک ہی ذات سے تشبیہ دی جا سکتی اور وہ وہؑ خود ہے ۔

اثر دیکھنے کے لیے یا اثر کا ادراک کرنے کے لیے اس شئ یا اس ذات کی معرفت ہونا لازم ہے

مثال کے طور پر ہمارے پاس بہت سی ادویات ہیں جو عام طور پر گھروں میں موجود ہوتی ہیں، اگر کسی کو سر درد ہو جائے یا بخار چڑھ جائے تو ہم سر درد کے لیے سر درد کی دوا لیں گے اور بخار کے لیے اس کی مخصوص دوا لیں گے، سر درد کی دوا کے اثر سے درد ختم ہو جائے گا، اور بخار ختم کرنے کے لیے اس کی دوا لیں گے اور اس کے اثر سے بخار ختم ہو جائے گا ، اب ہمیں سر درد کے لیے سر درد کی دوا کی پہچان ہونا اس کی معرفت ہونا ضروری ہے کیونکہ اس دوا کی پہچان ہو گی تو اس کے اثر سے درد ختم ہو گا، اگر ہمیں اس کی پہچان ہی نہیں ہوگی تو وہ دوا استعمال نہیں کر سکیں گے جب دوا استعمال نہ ہو گی تو وہ اپنا اثر کیسے دیکھائے گی؟ معرفت کا مقصد اس کا اثر ہوتا ہے ۔

تو بات واضح ہو گی ہے کہ اثر کے ادراک کے لیے اس شئ کا یا اس ذات کی پہچان ہونا ضروری ہے جس کا وہ اثر ہے ۔ اس کے بعد اس کے اثر کی معرفت ہونا ضروری ہے --

مثال کے طور پر اگر کوئی شخص بازار سے آم خریدنے جائے تو کیا اس کے لیے ضروری نہیں کہ وہ یہ جانتا ہو کہ جو وہ خریدنے جا رہا ہے اس کی شکل کیسی ہوتی ہے ، اس کا رنگ کیسا ہوتا ہے اس کی خوشبو کیسی ہوتی ہے؟ بصورت دیگر اگر پھل والا اسے خربوزہ پکڑا دے تو وہ اسے ہی آم سمجھے گا۔ لیکن

اگر وہ اس کی شکل رنگ اور خوشبو کو جانتا بھی ہو تب بھی اس کی معرفت ناقص کہلائے گی، کامل

معرفت اسے تب حاصل ہوگی جب وہ اس کے ذائقے یعنی اثر سے آشنا ہوگا کیونکہ اصل مقصد اس کا ذائقہ اس کا اثر ہے نہ کہ شکل اور رنگ، اگر ہم اس کے اثر سے واقف ہو گے تو ہم دیکھے بغیر چکھے بغیر سونگھے بغیر مس کیے بغیر صرف ذائقے کا سن کر یا چکھ کر اسے پہچان لیں گے کیونکہ ہم اس کی تاثیر سے آشنا ہیں، ہم اس ذات الذوات امیر المومنینؑ علیؑ ابن ابی طالبؑ کو اس کے اثر سے اس کے ذائقے سے پہچانے گے کیونکہ وہ ہر گھڑی ہر کہیں ہر دور میں ہر جگہ مختلف صورتوں میں مختلف ناموں سے ظاہر ہوتا ہے اگر اس کے اثر کو ذرہ سا جان لیں تو ہم اسے ہر جگہ ہر دور میں ہر زمانے میں ہر صورت میں اس اثر کے ذریعے پہچان سکتے ہیں ۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، اولنا محمد و آخر نا محمد و اوسطنا محمد و کلنا محمد ولا تفرقوا بیننا فانا نظهر في كل زمان و وقت واوان فی ای صورۃ شئنا باذن اللہ عزو جل و نحن اذا شئنا شاء اللہ [1]

فرمایا! ہماراؑ اول محمدؐ ہے، ہماراؑ آخر بھی محمدؐ ہے ہماراؑ درمیان والا بھی محمدؐ ہے اور ہمؑ سب محمدؐ ہیں ہمارےؑ درمیان تفریق مت کرو ہمؑ نے ہر وقت ہر زمانے میں ظہور کیا ہے اور اللہ کے اذن سے ہمؑ

(1) بحار الانوار جلد 26 صفحہ 6،7 مطبوعہ لبنان

نے جس صورت میں چاہا ظاہر ہوئے اور جب جو ہمؑ چاہتے ہیں وہی اللہ چاہتا ہے ۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا ،

أنا اظهرت كيف شئت، وأتمثل بأي بدن شئت وأري نفسي كيف شئت بصغير الخلق وكبيرهم [1]

میں علیؑ جس طرح چاہوں ظاہر ہوسکتا ہوں اور جس بدن میں آنا چاہوں آ سکتا ہوں، اور میرےؑ نفس کو دیکھنے والوں نے ویسے ہی دیکھا جیسا میںؑ نے چاہا ، (چاہے) بڑی مخلوق ہو یا چھوٹی ۔

اگر ہم علیؑ کے اثر سے کچھ آشنا ہیں تو ہم مولاؑ کے ہر دور میں ہر صدی میں ہر عصر میں ظہور کو پہچان سکتے ہیں، انؑ کی موجودگی کو محسوس کر سکتے ہیں اور یہ علیؑ کی موجودگی کا احساس اس تاثیر کا اثر ہے پس اثر کی معرفت لازم ہے اس رتبہ پر پہنچ کر کچھ حد تک کہا جا سکتا ہے کہ --

انسانی عقول کے مطابق یہ معرفت تقریباً کامل کہلائی گی ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میریؑ باتیں عقول کو حیران کر دیتی ہیں پس جس نے انکار کیا وہ کافر ہے جس نے اقرار کیا مومن ہے ۔

تسلیم کے ساتھ عقل کی حیرانگی ہی معرفت ہے، پس علیؑ کے اثر میں سے ایک اثر "حیرانگی" ہے

---

(1)۔ کتاب، الانوار و العجب صفحہ 68

انسانی عقول کے مطابق یہ علیؑ کے اثر کی معرفت کمال ہے حالانکہ حقیقت میں اسے کوئی بھی نہیں جان سکتا اور کوئی ادراک ہی نہیں کرسکتا، کیونکہ امیر المومنینؑ خود فرماتے ہیں، میراً ظاہر امامت ہے اور باطن یعنی میریؑ حقیقت غائب ہے جس کا کوئی بھی ادراک نہیں کر سکتا ۔

ہم جس ذات الذواتؑ کے اثر کی بات کر رہے ہیں اس کی معرفت ناممکن ہے، عارف اسے پہچان کر بھی نہیں پہچانتا، امیر المومنینؑ کی معرفت پر ہم نے "کتاب سر الخفیات فی اسرار امیر المومنینؑ" میں تفصیل سے بات کی ہے - -

ہم نے یہاں مختصراً امیر المومنینؑ کی دو قسم کی تاثیروں کی طرف صرف اشارہ کیا ہے کہ مولاؑ سے دو قسم کی تاثیرں ظاہر ہوتی ہیں لیکن ان کی شرح نہیں کی، کیونکہ اہل معرفت سمجھ دار ہیں خود ہی جان جائیں گے ۔

1- علیؑ مومن ہے ، امیر المومنینؑ بھی ہے ۔

2- علیؑ جنت ہے (مومنین کے لیے) جہنم بھی ہے (منافقین کے لیے)

ان کا قاسم بھی ہے ۔

3۔ علیؑ کلِ ایمان ہے ، اور شکی کے انکار کی وجہ سے اس کا کل کفر ہے

4۔ علیؑ حیات ہے ، موت بھی ہے ۔

5۔ علیؑ خوشی ہے (مومن کے لیے) غم بھی ہے (کافر کے لیے)

6۔ علیؑ دین ہے ، اور انکار کرنے والا بے دین بھی ہے

7۔ علیؑ چین ہے ، بے چینی بھی ہے

8۔ علیؑ سکھ ہے ، دکھ بھی ہے ۔

9۔ علیؑ رحمت ہے ، عذاب بھی ہے ۔

10۔ علیؑ فروع ہے ، اصول بھی ہے۔

11۔ علیؑ عاشق ہے، معشوق بھی ہے۔

12۔ علیؑ جانا ہوا ہے، انجان بھی ہے ۔

13۔ علیؑ دن ہے ، رات بھی ہے ۔

14۔ علیؑ سورج ہے ، چاند بھی ہے ۔

15۔ علیؑ پانی ہے ، پیاس بھی ہے ۔

16۔ علیؑ زمین ہے ، آسمان بھی ہے۔

17۔ علیؑ دنیا ہے ، آخرت بھی ہے۔

18۔ علیؑ سوال ہے ، جواب بھی ہے ۔

19۔ علیؑ وصل ہے ، ہجر بھی ہے ۔

20۔ علیؑ فنا ہے (منافق کے لیے) بقا بھی ہے۔

21۔ علیؑ قریب ہے ، بعید بھی ہے ۔

22۔ علیؑ یہاں ہے ، وہاں بھی ہے ۔

23۔ علیؑ فتح ہے ، (منافق کے لیے) شکست بھی ہے ۔

24۔ علیؑ کمال ہے ، (شکی کے لیے) زوال بھی ہے ۔

25۔ علیؑ نظم ہے ، نثر بھی ہے ۔

26۔ علیؑ رحم ہے ، ظلم بھی ہے (جو شکی انکار اور شک کر کے اپنے نفس پر کرتا ہے)

27۔ علیؑ تقدیر ہے ، تدبیر بھی ہے ۔

28۔ علیؑ ابتدا ہے ، انتہا بھی ہے ۔

29۔ علیؑ ظاہر ہے ، باطن بھی ہے ۔

30۔ علیؑ کن ہے ، فیکون بھی ہے ۔

31۔ علیؑ اسم ہے ، معنی بھی ہے ۔

32۔ علیؑ صفت ہے ، موصوف بھی ہے ۔

33۔ علیؑ قائمؑ ہے ، قیامت بھی ہے ۔

34۔ علیؑ روح ہے ، ام الروح بھی ہے ۔

35۔ علیؑ آبادی ہے ، بربادی بھی ہے۔

36۔ علیؑ جدید ہے ، قدیم بھی ہے۔

37۔ علیؑ حاضر ہے ، غائب بھی ہے ۔

38۔ علیؑ شیریں ہے ، تلخ بھی ہے ۔

39۔ علیؑ لطیف ہے ، ثقیل بھی ہے ۔

40۔ علیؑ آغاز ہے ، انجام بھی ہے ۔

41۔ علیؑ جزو ہے ، کل بھی ہے ۔

42۔ علیؑ عزت ہے ، (منافق کے لیے) ذلت بھی ہے ۔

43۔ علیؑ ازل ہے ، ابد بھی ہے ۔

44۔ علیؑ کامرانی ہے (مومن کی) ، ناکامی بھی ہے (کافر کی)

45۔ علیؑ مضر ہے (شکی کے لیے) مفید بھی ہے (مومن کے لیے)

46۔ علیؑ تسکین ہے ، تکلیف بھی ہے ۔

47۔ علیؑ دشوار ہے ، آسان بھی ہے ۔

48 علیؑ آیت ہے ، کتاب مبین بھی ہے ۔

49۔ علیؑ یس ہے ، قرآن الحکیم بھی ہے ۔

50۔ علیؑ متکلم ہے ، مکلم بھی ہے ۔

51۔ علیؑ بشیر ہے ، نذیر بھی ہے ۔

52۔ علیؑ آسمان ہے ، بروج بھی ہے۔

53سورج علیؑ ہے ، اس کی روشنی بھی علیؑ ہے

54- علیؑ چاند ہے ، چاندنی بھی ہے -

55- علیؑ شاہد ہے ، مشہود بھی ہے -

56- علیؑ کا اسم ہے ، اسم سے مبرا بھی ہے-

57- علیؑ عہد ہے ، اور عہد لینے والا بھی ہے-

58- علیؑ امین ہے ، امانت بھی ہے -

59- علیؑ بہت دور ہے ، شہ رگ سے قریب بھی ہے -

60- علیؑ جزا ہے ، سزا بھی ہے -

61- علیؑ ماضی ہے ، حال ہے ، مستقبل بھی ہے -

62- علیؑ مکاں ہے، مقیم بھی ہے -

63- علیؑ ساکن ہے ، متحرک بھی ہے -

64- علیؑ صامت ہے ، ناطق بھی ہے -

65- علیؑ نقطہ ہے ، کلمہ بھی ہے -

66- علیؑ ن ہے قلم ہے سطر بھی وہی ہے جو وہ لکھتی ہے -

67۔ علیؑ تسبیح کرنے والا ہے ، تسبیح بھی ہے ۔

68۔ علیؑ شئ ہے ، لا شئ بھی ہے ۔۔

69۔ علیؑ کوثر ہے ، ساقی کوثر بھی ہے ۔

70۔ علیؑ تم میں ہے، مجھ میں بھی ہے ۔

71۔ علیؑ اصغر ہے ، اکبر بھی ۔ علیؑ العظیم بھی

72۔ علیؑ عبد ہے ، معبود بھی ہے۔

73۔ علیؑ ہے بھی ، اور نہیں بھی

ایسی دو طرح کی الگ ایک دوسرے سے مخالف ایک دوسرے کی اُلٹ تاثیریں صرف علیؑ سے ظاہر ہوتی ہیں ۔ اور اس طرح کے بے شمار اثرات ہیں جو بیان کی قدرت سے باہر ہیں ،یہاں میرا مقصد ان اثرات کی طرف صرف ایک اشارہ تھا، اگر ہمیں صرف اور کم از کم علیؑ کی تاثیر کے ذرے کا لاکھواں حصہ یا اس سے بھی 100 گنا کم مقدار کی معرفت ہو جائے تو ہم اللہ کی معرفت حاصل کر لیں گے، اس کی عبادت کرنے لگیں گے اگر ایسا نہ ہوا تو ہم نہ اللہ کو پہچان سکتے ہیں نہ عبادت کر سکتے ہیں۔

کیونکہ امامؑ فرماتے ہیں، بنا عبداللہ و بنا معرفت اللہ و لو لانا ما عرف اللہ [1،2]

فرمایا، ہمارے سبب ہی اللہ عزوجل کی عبادت ہوتی ہے، اور ہمارے ذریعے ہی اللہ عزوجل کی معرفت ہوئی، اگر ہمؑ نہ ہوتے اللہ عزوجل کی معرفت نہ ہوتی، اور فرمایا، ہماریؑ معرفت ہی اللہ کی معرفت ہے ۔ تو ثابت ہوا علیؑ کا اثر اللہ کا اثر ہے، جو علیؑ کے اثر سے جاہل ہے وہ اللہ کے اثر سے جاہل ہے، جو اثر

سے جاہل ہے وہ معرفت سے پہچان سے جاہل ہے ۔

امامؑ فرماتے ہیں، جو اپنے امامؑ کی معرفت حاصل کیے مر گیا وہ جاہل اور گمراہ مرا ۔

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، ھو المکون و نحن المکان [3]

ہمؑ مکان ہیں اور وہ مقیم ہے۔

قال امیر المومنینؑ ،أنا فسطاطه[4] امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ اللہ کا خیمہ ہوں ۔

علیؑ اللہ کا مکان ہے علیؑ اللہ کا خیمہ ہے، اللہ علیؑ میں رہتا ہے ۔

---

(1) بصائر الدرجات الکبری (2) الکافی

(3)الهداية الكبرى (4) مشارق الامان ولباب حقائق الايمان

علیؑ کا نام

اس باب میں ہم نے علیؑ کے نام کو ایک الگ انداز میں بیان کرنے کی سعدت حاصل کی ہے، یہ تمام جملے جو علیؑ کے نام پر بولے جائیں گے، اسے پڑھ کر عارفین اور اہل علم جان جائیں گے کہ ہر جملے میں ایسی بلندی ہے جہاں پر مارنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں اور ایسی گہرائی ہے جہاں ہر ایک کا غوطہ لگانا ممکن نہیں اور اہل تسلیم کے حیرانگی ہے جس میں لطف ہے ۔ اور علیؑ کے نام کی معرفت کے لیے جب تک اس کی تاثیر کی معرفت نہ ہوگی تب تک کچھ بھی سمجھ نہیں آ سکتا ۔

علیؑ کا نام اسم اعظم ہے،اور یہ بات اہل علم اچھی طرح جانتے ہیں کہ علی اللہ کا ایسا نام ہے جو "اسم اللہ" سے بھی پہلے تھا ۔ یعنی اسم اللہ نہیں تھا لیکن اسم علی تھا ۔

اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں

انا الاسماء الحسنی و أمثاله العلیا و آیة الکبری [1]

میں علیؑ اسماء الحسنیٰ ہوں اور اس (اللہ) کی بلند ترین مثل ہوں اور اس کی سب سے بڑی آیت ہوں

(1) انوار النعمانیہ الجزء الثانی مطبوعہ لبنان صفحہ 89

امیر المومنینؑ نے فرمایا ، و باسمی تکونت الأشیاء [1]

فرمایا، میرےؑ نام کے ذریعہ سے اشیاء پیدا ہوئیں ۔

قال امیر المومنینؑ ، یا عمارؓ باسمی تکونت الکائنات و الأشیاء و باسمی دعا سائر الأنبیاءؑ [2]

امیر المومنینؑ نے فرمایا ، اے عمارؓ ! میرےؑ نام سے کائنات بنی اور اس کی اشیاء وجود میں آئی ہیں، اور میرےؑ ہی نام سے تمام انبیاءؑ نے دعائیں کی ہیں ۔

قال امیر المومنینؑ ، أنا کتب اسمي علی العرش فاستقر، وعلی السموات فقامت، وعلی الأرض ففوشت وعلی الریح ، فذرت وعلی البرق فلمع، وعلی الوادي فهمع، وعلی النور فقطع، وعلی السحاب فدمع، وعلی الرعد فخشع، وعلی اللیل قدجي وأظلم، وعلی النهار فأثار و تبسم [3]

امیر المومنینؑ نے فرمایا ، میںؑ نے اپنا نام عرش پر لکھا تو اس کو قرار آ گیا، اور جب آسمانوں پر لکھا تو قائم ہو گے، جب میںؑ نے اپنا نام زمین پر لکھا تو وہ بچھ گئ، جب ہوا پر لکھا تو ٹھہر گئ، جب بجلی پر لکھا

(1) الدرالثمین فی خمس مائۃ آیۃ نزلت فی امیر المومنینؑ ص 232

(2) مشارق الانوار الیقین صفحہ 253

(3) مشارق الانوار الیقین صفحہ 258

تو وہ چمکنے لگی ، جب میںؑ نے اپنا نام بارش کے قطروں پر لکھا تو وہ جاری ہوئے، بادل پر لکھا تو وہ برسنے لگے، جب میںؑ نے اپنا نام رعد پر لکھا تو وہ گڑگڑانے لگا، رات پر لکھا تو وہ اندھیری ہو گی ،

اور جب میںؑ نے اپنا نام دن پر لکھا تو وہ روشن ہو گیا اور مسکرانے لگا ، میرےؑ نام سے ساری کائنات بنی ہے -

امیر المومنینؑ کہیں جا رہے تھے راستے میں ایک یہودی ان کا ہم سفر بن گیا اور راستے میں جب ایک مقام پر آئے تو وہاں ایک پہاڑی نالہ اپنی پوری قوت کے ساتھ بہہ رہا تھا ،

مولا علیؑ رک گئے، یہودی نے ایک چادر پانی پر بچھائی اور خود اس پر بیٹھ گیا چند لمحات کے بعد وہ خیریت سے دوسرے کنارے پر پہنچ گیا پھر اس نے امیر المومنینؑ کی طرف دیکھ کر کہا اگر آپؑ کے پاس بھی وہ ورد ہوتا جو میرے پاس ہے تو پھر آپؑ بھی میری طرح ندی کو پار کر سکتے تھے -

امیر المومنینؑ نے اسے آواز دے کر فرمایا یہاں ٹھہرے رہو میں ابھی آ جاتا ہوں، پھر امیر المومنینؑ نے پانی کو اشارہ کیا ، پانی آپؑ کا اشارہ پا کر فورا جم گیا امیر المومنینؑ بڑے آرام اور سکون سے اس کی سطح پر چلتے ہوئے دوسرے کنارے پر پہنچ گئے -

جب یہودی نے امیر المومنینؑ کا یہ معجزہ دیکھا تو وہ آپؑ کے قدموں پر گر پڑا اور کہنے لگا !

آپؑ نے پانی پر کون سا ورد پڑھا تھا جس سے وہ جم گیا ؟

امیر المومنینؑ نے اس سے فرمایا، نہیں! پہلے تم بتاؤ کہ تم نے کون سا ورد پڑھا تھا جس کی برکت سے تم چادر پر بیٹھ کر دوسرے کنارے پر پہنچ گئے؟

یہودی نے کہا میں نے ایک اسم اعظم پڑھا تھا، یہ اسی اسم اعظم کا اثر تھا جس کی وجہ سے میں نے چادر پر ندی کو پار کیا ، یہودی نے کہا، میں نے اللہ کو محمدؐ کے وصیؑ کے نام کا واسطہ دیا تھا ۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا ، مجھے پہچانو ! محمدؐ کا وصی میںؑ ہی ہوں، جس کے نام کا تم نے ورد کیا اور اللہ کو واسطہ دیا تھا، یہودی یہ سن کر امیر المومنینؑ کے ہاتھوں کو بوسے دینے لگا اور اس نے اسلام قبول کر لیا (مدینۃ المعاجز جلد 1)

حضرت عمارؓ یاسر کہتے ہیں ، ایک دن میں اپنے مولا امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؑ نے میرے چہرے پر پریشانی کی علامات ملاحظہ فرمائی تو مجھ سے فرمایا، تو پریشان کیوں ہے ؟

میں نے عرض کی کہ میں نے ایک شخص کا قرض ادا کرنا ہے اور آج وہ مطالبہ کے لیے آیا ہے

جب کہ میرے پاس ادا کرنے کو چھوٹی کوڑی تک نہیں ہے ۔

امیر المومنینؑ نے سامنے پڑے ایک پتھر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، اسے اٹھا لے اور اس سے اپنا قرض ادا کر ۔ میں نے کہا! مولاؑ مگر یہ تو پتھر ہے ۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا، اللہ کو **میرے نام** کا واسطہ دے، یہ پتھر سونا بن جائے گا ۔

عمار کہتے ہیں، میں نے مولاؑ کے نام کا واسطہ دیکھ کر اللہ سے سوال کیا تو پتھر پتھر نہ رہا بلکہ سونا بن گیا، امیر المومنینؑ نے فرمایا ، اس میں سے اپنی حاجت کے مطابق سونا لے لو ۔

میں (عمار) نے کہا مولاؑ یہ نرم کیسے ہوگا ؟ امیر المومنینؑ نے فرمایا ، اے ضعیف الیقین ! اللہ کو میرے نام کا واسطہ دے کر سوال کر تاکہ کہ وہ نرم ہو جائے، میرےؑ نام کی برکت سے تو داؤد کے لیے لوہا موم ہوا تھا ، عمار کہتے ہیں میں نے ایسا کیا تو سونا نرم ہو گیا مجھے اپنی ضروریات کے لیے جتنا سونا مطلوب تھا میں نے اتنا لے لیا ۔

پھر امیر المومنینؑ نے فرمایا ، اب اللہ کو میرے نام کا واسطہ دے کر سوال کر کہ وہ اسے دوبارہ پتھر میں بدل دے، اور جب میں نے ایسا کیا تو وہ سونا سونا نہ رہا بلکہ پتھر بن گیا (مدینۃ المعاجز جلد 1)

تاثیر علیؑ

یہ جو چند احادیث علیؑ کے نام پر پیش کی گئ ہیں اس سے بات روشن دن کی مانند واضح ہو گئ ہے

کہ علیؑ کا نام کیا ہے؟ اور کیا تاثیر رکھتا ہے ؟

اب ہم امیر المومنینؑ کے کچھ ناموں کا ذکر کرتے ہیں ۔

1- بلندی

علیؑ اس بلندی کا نام ہے جسے عقل درک نہیں کر سکتی نہ وہم و گمان اور

قیاس کا ادراک ہے، نہ کوئی بلندی اس بلندی کو پا سکتی ہے

علیؑ ایسی بلندی کو کہتے ہیں جو ہر بلندی کو بلند کرتا ہے ۔

2. آب حیات

علیؑ آب حیات کا نام ہے جو اسے پی لیتا ہے وہ کبھی نہیں مرتا ۔

3- نیکی

علیؑ ایسی نیکی کا نام ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے کوئی برائی کوئی بدی

نقصان نہیں پہنچا سکتی ۔

4۔ طہارت

علیؑ ظاہری اور باطنی پاکیزگی کا نام ہے ، علیؑ حسب و نصب کی کردار کی اعمال کی کل طہارت کا نام ہے، جو اس طہارت سے دور رہا وہ ایسا نجس ہے جو کبھی پاک نہیں ہو سکتا ۔

5۔ کتاب

علیؑ کتاب کا نام ہے جس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ۔

6۔ نفس

علیؑ نفس کی حیات کا نام ہے ۔

7۔ سورج

علیؑ اہل عرفان کے دلوں پر طلوع ہونے والے سورج کا نام ہے ۔

8۔ پانی

علیؑ شدید پیاس میں ٹھنڈے میٹھے پانی کا نام ہے ۔

9۔ سمندر

علیؑ اس سمندر کا نام ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ۔

10۔ جہاد

علیؑ اس جہاد کا نام ہے جو ہر نفس پر اور ہر ذی روح پر واجب ہے، علیؑ

ایسے جہاد کو کہتے ہیں جو چیونٹی سے لے کر ان حشرات الارض جو نظر نہیں

آتے پر بھی واجب ہے ، علیؑ اس جہاد کا نام ہے جو ملائکہ سے لے کر

انسانوں تک اور انسانوں سے لے کر زمین آسمان جو کچھ مٹی کے نیچے ہے

اور جو کچھ زمین اور آسمان کے درمیان ہے سب پر لازم ہے ۔

11۔ عمل

علیؑ صالح عمل کا نام ہے ۔

12۔ مسکراہٹ

علیؑ مومن کی مسکراہٹ کا نام ہے، علیؑ دن کے مسکرا کر طلوع ہونے کا

نام ہے ۔

13۔ ہوا

علیؑ ہوا کی روانگی کا نام ہے، علیؑ ہوا کے اثر کا نام

ہے جس سے درخت پھل اگاتے ہیں ۔

14۔ آسمان

علیؑ آسمان کی بقا کا نام ہے، علیؑ آسمان کی بلندی کا نام ہے ۔

15۔ ماں، باپ، بھائی

علیؑ مومن کے باپ کا نام ہے، علیؑ مومن کی ماں کا نام ہے، علیؑ مومنؑ

کے سگے بھائی کا نام ہے ۔

16۔ اسلام

علیؑ اسلام کی تکمیل کا نام ہے ۔

17 ۔ طوفان

علیؑ نوحؑ کے طوفان کا نام ہے، جس کے اثر سے لوگ اپنی نسل سے ہاتھ

دھو بیٹھتے ہیں جیسے نوحؑ کا بیٹا اس کے نسب سے باہر ہو گیا، یہ طوفان محشر

تک جاری رہے گا ۔

18۔ سانس

علیؑ عارف مومن کی سانس کا نام ہے جسے وہ ہر لمحے لیتا ہے، علیؑ ایسی سانس کا نام ہے جس کے بغیر مومن تڑپ کر مر جائے ۔

19۔ آہ

علیؑ مومن کی آہ کا نام ہے ۔

20۔ یقین

علیؑ یقین کا نام ہے ۔

21۔ عبادت

علیؑ متقین اور عارفین کی عبادت کا نام ہے ۔

22۔ دوری

علیؑ عارف کی مخلوق سے دوری کا نام ہے ۔

23۔ دوا

علیؑ دوا کے اثر کا نام ہے ۔

24۔ امید

علیؑ اس امید کا نام ہے جس پر دنیا قائم ہے۔

25۔ ذائقہ

علیؑ زندگی کے ذائقے کا نام ہے، علیؑ اس ذائقے کا نام ہے جسے مومن ہر لمحے چکھتا ہے ، علیؑ اس ذائقے کا نام ہے جسے چکھ کر نفس روح سے جدا ہوتا ہے ۔

26۔ بصیرت

علیؑ مومن کی بصیرت کا نام ہے ۔

27۔ عشق

علیؑ مومن کے عشق کا نام ہے ۔

28۔ راز

علیؑ ایسے راز کا نام ہے جو راز رہ کر بھی آشکار ہے ۔

29۔ آشکار

علیؑ ایسا آشکار ہے کہ آشکار ہو کر بھی راز ہے ۔

30۔ لمحہ

علیؑ اس لمحے کا نام ہے جس میں شک کرنے والا انکار کرنے والا کافر ہے.

31۔ جہنم

علیؑ جہنم کی اس داڑھ کا نام ہے جس سے وہ چباتا ہے

32۔ گفتگو

علیؑ ایسی گفتگو کا نام ہے جو امت اور انبیاءؑ کے درمیان ہوئی اور خالق اور مخلوق کے درمیان ہوتی ہے ۔

33۔ معرفت

علیؑ ایسی معرفت کا نام ہے علیؑ ایسی پہچان کا نام ہے جسے پہچاننے والا پہچان کے بعد پہچان جاتا ہے کہ وہ علیؑ کو نہیں پہچانتا ، عارف یہ جانتا ہے کہ وہ علیؑ کو نہیں جانتا،

رسول اللہؐ نے فرمایا ، یاعلی لا یعرفک إلا الله وانا ، فرمایا

یاعلیؑ! آپؑ کو سوائے میرےؐ اور اللہ کے کوئی نہیں جانتا ، اللہ اور محمدؐ بھی

علیؑ کے عارف ہیں --

34۔ چاہت

علیؑ اللہ کی چاہت کا نام ہے جسے وہ ہر مومن سے چاہتا ہے ۔

35۔ الہام

علیؑ مومن کے دل پر نازل ہونے والے الہام کا نام ہے ۔

36۔ وحی

علیؑ انبیاءؑ پر نازل ہونے والی وحی کا نام ہے ۔

37۔ سجدہ

علیؑ اس سجدے کا نام ہے جسے ادا نہ کرنے والا ابلیس ملعون ہے اور ادا

کرنے والا اللہ کا مقرب ہے۔

38۔ توبہ

علیؑ مومن کی توبہ کا نام ہے، علیؑ آدمؑ کی توبہ کا نام ہے، علیؑ یونسؑ کی توبہ

کا نام ہے ۔

39۔ فطرت

علیؑ اس فطرت کا نام ہے جس پر مخلوقات کو

خلق کیا گیا ۔

40۔ کفن

علیؑ مومن کے کفن پر لکھی گی تحریر کا نام ہے ۔

41۔ خوشی

علیؑ مومن کی خوشی کا نام ہے ۔

42۔ بجلی

علیؑ بجلی کی چمک کا نام ہے ۔

43۔ رنگ

علیؑ اللہ کے رنگ کا نام ہے پس جو علیؑ کے رنگ میں رنگ گیا وہ اسی کے رنگ کا۔۔۔

44۔ حقیقت

علیؑ اس حقیقت کا نام ہے جس پر قیاس نہیں کیا جاسکتا ۔

45۔ قرار

علیؑ مومن کے قرار کا نام ہے، علیؑ عرش کے قرار کا نام ہے ۔

46۔ رات دن

علیؑ رات کی تاریکی اور دن کے اجالے کا نام ہے ۔

47۔ کائنات

علیؑ کائنات کا نام ہے۔

48۔ ذات

علیؑ اس ذات کا نام ہے جو دانے کو چیر کر اس میں سے پودا نکالتا ہے اور زندگی پیدا کرتا ہے ۔

49۔ بارش

علیؑ اس بارش کا نام ہے جو مایوسی کے بعد ہوتی ہے۔

50۔ خوشی

علیؑ اس خوشی کا نام ہے جو مومن کو موت کے بعد ہوتی ہے ۔

51۔ احساس

علیؑ اس احساس کا نام ہے جو مومن آخری لمحہ محسوس کرتا ہے ۔

52۔ شفاء

علیؑ کائنات کی شفاء کا نام ہے ۔

53۔ خوبصورتی

علیؑ مومن کی خوبصورتی کا نام ہے ۔

54۔ خاموشی

علیؑ عارف کی خاموشی کا نام ہے ۔

55۔ صحیفہ

علیؑ مومن کے صحیفے کا نام ہے ۔

56۔ وسعت

علیؑ مومن کے دل کی وسعت کا نام ہے ۔

57۔ تبلیغ

علیؑ : محمدؐ کی تبلیغ کا نام ہے ۔

58۔ اختلاف

علیؑ اس اختلاف کا نام جو امتوں نے کیا ۔

59۔ خبر

علیؑ اس خبر کا نام ہے جسے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے پہنچایا ۔

60۔ ایمان

علیؑ مومن کے ایمان کا نام ہے ۔

61۔ ذکر

علیؑ ، اللہ کے ذکر کا نام ہے، جو اس سے غافل ہے وہ مردود ہے ۔

62۔ صراط مستقیم

علیؑ اس صراط مستقیم کا نام ہے جس پر اللہ اور اس کا رسولؐ ہے، اللہ اور اس کے رسولؐ اور مومن ایک راہ کے راہی ہیں ۔

63۔ چیَن

علیؑ ایسے چین کا ایسے سکون کا نام ہے جو اسے پا لے کبھی بے چین نہیں ہوتا ۔

64۔ نور

علیؑ اس نور کا نام ہے جو مومن کے دل پر نازل ہوتا ہے۔

65۔ غسل

علیؑ اس غسل کا نام ہے کہ جو اسے کر لیتا ہے وہ ہر قسم کی نجاست سے پاک ہو جاتا ہے ۔

66۔ آنسو

علیؑ اُس آنسو کا نام ہے جو حسینؑ بن کر مومن کی آنکھ سے بہتا ہے ۔

67۔ وفا

علیؑ عباسؑ کی وفا کا نام ہے ۔

68۔ صبر

علیؑ سجادؑ کے صبر کا نام ہے۔

69۔ مظلومیت

علیؑ حسین کی مظلومیت کا نام ہے

70۔ پیاس

علیؑ ، اصغرؑ کی پیاس کا نام ہے۔

71۔ جوانی

علیؑ ، اکبرؑ کی جوانی کا نام ہے ۔

72۔ چادر

علیؑ ام المصائب کی چادر کا نام ہے۔

73۔ سوال

علیؑ اللہ کے سوال کا نام ہے ۔

74۔ دھڑکن

علیؑ توحید کی دھڑکن کا نام ہے ۔

75۔ مُماثلت

علیؑ خاص مماثلت کا نام ہے ایسی مماثلت جو اللہ اور مومن کے درمیان یا مومن اور اللہ کے درمیان ہے کہ علیؑ کے سوا مومن کا کچھ نہیں اور سوائے علیؑ کے اللہ کا بھی کچھ نہیں ۔

76۔ نماز (صلاۃ)

علیؑ ایسی صلاۃ کا نام ہے جسے اللہ اور عارفین قائم کرتے ہیں ۔

77۔ عزت

علیؑ ! اللہ کی عزت کا نام ہے ۔

78۔ قدرت

علیؑ اللہ کی قدرت کا نام ہے۔

79۔ یقین

علیؑ اللہ کے ہونے کے یقین کا نام ہے ۔

80۔ دلیل

علیؑ ! اللہ کی دلیل کا نام ہے ۔

81۔ قربت

علیؑ ! اللہ کی قربت کا نام ہے ۔

82 ۔ رسالت

علیؑ ! اللہ کی رسالت کا نام ہے ۔

83۔ تنہائی

علیؑ ! عارف کی تنہائی کا نام ہے اسی لیے اللہ تنہا ہے۔

84۔ ہستی

علیؑ اس ہستی کا نام ہے جو فضائل عطا کرتی ہے، جیسے مومن کہہ سکتا ہے

کہ میری حرمت میری عزت کعبہ سے افضل ہے ۔

85۔ قربت

علیؑ ! اللہ کی قربت کا نام ہے ۔

86۔ حمد

علیؑ ! اللہ کی حمد کا نام ہے ۔

87۔ واحدانیت

علیؑ ! اللہ کی واحدانیت کا نام ہے ۔

88۔ کبریائی

علیؑ اللہ کی کبریائی کا نام ہے ۔

89۔ لباس

علیؑ اللہ کے لباس کا نام ہے ۔

90۔ وجود

علیؑ ! اللہ کے وجود کا نام ہے ۔

91۔ زیارت

تاثیر علیؑ

علیؑ! ایسی زیارت کا نام ہے کہ جس کا زائر اللہ ہے ۔

علیؑ مومن کے سب کچھ کا نام اور کافر کے کچھ بھی نہیں کا نام ہے --

علیؑ وہ اسم ہے جو ملک الموت کی ہتھیلی پر لکھا ہوا ہے جب روحیں اس نام کو دیکھتی ہیں تو اس کی طرف اڑتی ہیں، علیؑ وہ اسم ہے جو ملائکہ کی پیشانی پر نقش ہے، جس سے جبرائیل کی طاقت ہے، یہ وہ نام ہے جس سے بادل گرجتے ہیں جس سے مردے زندہ ہوتے ہیں، علیؑ وہ نام ہے جو سلیمانؑ نبی کی انگوٹھی پر نقش ہے جس سے انؑ کی ساری حکومت ہے ۔

علیؑ ایسا نام ہے جس کے ورد کے اثر سے مصیبتوں کے بندھن کھل جاتے ہیں، سختیوں کی باڑ کند ہو جاتی ہے مخلوق تنگی و دشواری سے نکل کر وسعت کی طرف آتی ہے، جادو کا اثر ذائل ہو جاتا ہے، عزت و وقار حاصل ہوتا ہے، رزق وسع ہوتا ہے علم حاصل ہوتا ہے جہالت ختم ہوتی ہے، علیؑ کے اسم کے ورد کی تاثیر یہ ہے کہ شیطانی وسوسے ختم ہوتے ہیں اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے دشمن رسوا ہوتا ہے، گناہ ختم ہوتے ہیں اسم علیؑ کی تاثیر سے سانس لینا عبادت بن جاتا ہے، یہی اسم ملائکہ کی تسبیح

ہے یہی اسم انبیاءؑ کا وظیفہ ہے، یہی وہ نام ہے جو زمین اور آسمان کو زندہ رکھے ہوئے ہے، یہی اسم

ہے جو رحمان ہے رحیم ہے غفور ہے ستار ہے عظیم ہے تمام اسماء اسی اسم کا طواف

کرتے ہیں، علیؑ ایسا اسم ہے کہ جس کا ورد کیا گیا تو اس کی عظمت اور ہیبت سے آسمان کانپنے لگے،

زمینیں شق ہو گی، بادل ٹکڑے ہو گے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گے، ہوائیں چل نکلیں سمندر خشک ہو گئے

موجیں بے چین ہو گئیں دل کانپنے لگے قدم ڈگمگا گے کان بہرے ہو گئے آنکھیں پتھرا گئیں ، علیؑ

ایسا اسم ہے کہ جس کے ورد کے اثر سے آوازیں پست ہو گئی گردنیں جھک گئیں روحیں قبروں سے

اٹھ کھڑی ہوں، فرشتے سجدے میں گر پڑیں اور تسبیح کرنے لگے ہیں، ان کے جوڑ بند کانپنے لگیں ،

عرش اعظم متزلزل ہو گیا، علیؑ ایسا اسم ہے جس کے ورد کے اثر سے تمام خلائق نے سر اطاعت کے

لیے جھکا دے، علیؑ کے اسم کا ورد کیا گیا تو اس کے اثر سے ، جنت سج گئ جہنم بھڑک اٹھا اور آگ

روشن ہو گئی، آسمان بغیر ستون کے قائم ہو گے، آفتاب روشن ہو گیا چاند نورانی ہو گیا، زمین نے قرار

پکڑا ۔ علیؑ کے اسم کے ورد کا یہ اثر ہوا کہ، جس سے فرش قدرت پر مستول ہوا کرسی علم پر متمکن اور

جس سے فرشتے زمین آسمان جنت و نار سب کچھ پیدا ہوا، تمام عالمین کو اس ایک نام نے گھیرے

میں لیا ہوا ہے، تمام عالمین تمام خلقت انبیاء اوصیاء ملائکہ علیؑ کے نام کی پناہ میں ہیں۔

تاثیر علیؑ

یہی وہ نام ہے جسے اللہ نے اپنے رسولؐ کو پکارنے کا حکم دیا۔ ناد علیؑ مظھر العجائب ---

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، علیؑ کا نام ہر شے پر ہے [1]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، بے شک عیسیٰؑ مردوں کو میرےؑ اسم کی معرفت سے زندہ کیا کرتے تھے [2]

---

(1) کتاب، ولایت التکوینۃ لآل محمدؐ

(2) خلیفۃ اللہ فی العالمین

❖ تاثیر علیؑ

اس باب میں ہم امیر المومنینؑ کے چند اثرات کی بات کریں گے جو کائنات میں ازل سے ابد تک ہر لمحہ موجود تھے، موجود ہیں، اور موجود رہیں گے ۔

1۔ امیر المومنینؑ علیؑ کا پہلا اثر جو ظاہر ہوا وہ یہ ہے کہ ، اللہ کو کہنا پڑا کنت کنزاً مخفیاً ،۔۔۔ میں اللہ چھپایا ہوا خزانہ تھا میں نے چاہا میں نے پسند کیا کہ میں پہچانا جاوں میری معرفت ہو تو میں نے مخلوق کو خلق کیا، اللہ کی پہچان اللہ کی معرفت علیؑ کی تاثیر ہے، کائنات جو اللہ کو جانتی اور مانتی ہے یہ علیؑ کا ایک اثر ہے، اگر تاثیر علیؑ نہ ہوتی تو کائنات کی کوئی طاقت اللہ کی معرفت نہیں کروا سکتی، علیؑ نے کہا اللہ ہے تو بس ہے ، جب علیؑ اثر کرتا ہے تو خدا پہچان لیا جاتا ہے ۔ کوئی جب بھی کہیں بھی کسی عارف باللہ کو دیکھے تو فوراً جان لے کہ یہ اثر جو اس عارف سے ظاہر ہو رہا ہے یہ علیؑ کی تاثیر ہے ۔

2۔ کن فیکون علیؑ کی تاثیر ہے، یہ ہونا اور ہو جانا علیؑ کے اثر سے ہے، عدم سے وجود اور وجود سے موجود ہونا علیؑ کا اثر ہے، سب سے پہلے ارواح عدم سے وجود میں آئیں اور یوم الست میں روحوں پر امیر المومنینؑ کے دو قسم کے اثرات نمودار ہوئے، جن روحوں نے یوم الست امیر المومنینؑ کے عہد کا اقرار

کیا وہ روحیں طاہر نیک بخت خوش نصیب صالح اور فضائل کی حامل ہوئیں اور ان طاہر ارواح کے اجسام کو بھی اس مٹی سے خلق کیا گیا جو علیؑ کے اثر سے پاک اور زرخیز تھی، اور دنیا میں ان کی آمد کو بھی طاہر بنایا علیؑ کے اقرار کا اثر یہ ہوا کہ وہ اقرار کرنے والی روحیں پاک اصلاب اور پاک ارحام میں سفر کرتی رہیں اور اپنے مقررہ وقت پر مقررہ جگہ حلال طریقے سے بزرگ صالح انسان کی شکل میں نمودار ہوتی رہیں، اور علیؑ کی تاثیر سے لطف اندوز ہوتی رہیں اور یہ سلسلہ قائمؑ کے ظہور تک جاری رہے گا، اور اس کے برعکس وہ روحیں جو علیؑ کا انکار کر چکی تھیں ان پر علیؑ کا یہ اثر ہوا کہ علیؑ کے انکار کی وجہ سے وہ بد بخت نجس گمراہ ذلیل پست اللہ کے غضب کی حق دار قرار پائیں، اور ان کے اجسام بھی ایسی مٹی سے خلق کیے گے جو علیؑ کے انکار کے اثر سے بنجر اور پلید ہو چکی تھی وہاں کی مٹی نجس تھی، ان گمراہ نجس روحوں نے نجس اور پلید اصلاب اور ارحام میں سفر کرنا شروع کیا جو علیؑ کے انکار کی تاثیر سے ناپاک ہو چکے تھے، یہ بد بخت روحیں اپنے مقررہ وقت پر مقررہ جگہ پر حرام طریقوں اس دنیا میں آنے لگیں ، یہ روحیں ظاہری طور پر تو انسانی شکل و شباہت رکھتی تھیں لیکن باطن میں مسخ تھیں یہ روحیں علیؑ کے انکار کے اثر سے اس جہاں میں اور اگلے جہاں میں شکی حرام زادے والد الحیز کافر مشرک کہلائیں، علیؑ کی تاثیر کے سبب اللہ نے اپنی کتاب القرآن الکریم میں بھی ان دو تاثیر کے

حامل کرداروں کا ذکر کیا، جس نے اقرار کیا تھا انہیں مومن کہا اور اچھے الفاظ سے ذکر کیا اور ان سے اپنی رحمت کا وعدہ کیا، اور جو علیؑ کا انکار کر چکے تھے اس انکار کے اثر سبب اللہ نے انہیں کافر مشرک خنزیر اور برے الفاظ بری صفات سے ذکر کیا ، ان کے لیے اللہ کے عذاب کا وعدہ ہے۔

اس دنیا میں آنے کے بعد جو بد اعمال مومنین سے ظاہر ہوتے ہیں وہ علیؑ کے اس اقرار کے اثر کے سبب معاف کر دیے جاتے ہیں، اور ان کے نیک اعمال قبول کیے جاتے ہیں ، اس کے خلاف وہ روحیں جو امیر المومنینؑ علیؑ کے انکار کے اثر سے شکی منافق اور ناپاک ہو گئیں ان کے نیک اعمال بھی علیؑ کے انکار کے اثر سے ان کے لیے عذاب کا باعث بنتے ہیں ۔ یہ علیؑ کے اقرار کی تاثیر ہے کہ مومن کا سانس لینا بھی عبادت ہے ، اور منافق کافر پلید کا سانس لینا بھی علیؑ کے انکار کے اثر کی وجہ سے اللہ کی لعنت کا باعث ہے ۔

یہ علیؑ کی تاثیر ہے جس وجہ جنت اور جہنم وجود میں آئے، جنت علیؑ کا اثر ہے جہنم بھی علیؑ کا اثر ہے یہ جزا و سزا یہ اللہ کی ناراضگی اور اللہ کا راضی ہونا سب علیؑ کی تاثیر ہے ۔

3. دس لاکھ عالمین اور ان کے زمین اور آسمان اور زمین و آسمان کے درمیان جو کچھ ہے سب علیؑ کی

تاثیر ہے ، دس لاکھ آدمؑ کی خلقت اور آدمؑ کو سجدہ علیؑ کی تاثیر سے ہے، یہاں بھی امیر المومنینؑ کی دو طرح کی تاثیریں ظہور میں آئیں جس نے اپنے عالم کے آدمؑ کو سجدہ کیا وہ اللہ کا مقرب ہوا ، اور جس نے سجدے سے انکار کیا وہ لعین ابلیس رجیم ہوا، آدمؑ کے فضلیت اور مسجود ملائکہ کا بننا صرف علیؑ کی تاثیر کے سبب ہے، انبیاءؑ کا ایک دوسرے سے افضل ہونا ان کے درجات کا فرق یہ سب امیر المومنینؑ کے اثر کا نتیجہ ہے، جو نبیؑ جس قدر علیؑ کی تاثیر میں ڈوبا وہ اس قدر اللہ کے قریب ہوا ۔

4- احادیث میں آیا ہے کہ اللہ نے دس لاکھ (10,00000) آدم اور دس لاکھ عالمین خلق کیے --

ہر عالم میں ہزاروں لاکھوں کائناتیں اور ہر کائنات سات آسمانوں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور سات زمینوں اور جو کچھ زمینوں میں ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے تحت الثری میں ہے اور ایسے فرشتے جن کو سوچا بھی نہیں جاسکتا جیسے، اگر ایک فرشتہ اس زمین پر اترے تو اس کی عظیم الخلقی اور پروں کی کثرت کی وجہ سے زمین اس کے لیے گنجائش پیدا نہیں کر سکتی، اور ایسے عظیم الجثۃ فرشتے کہ صرف اس کے دونوں شانوں اور دونوں کانوں کی لو کے درمیان سات سو سالوں کا درمیانی فاصلہ حائل ہے اور ایسے فرشتے جس کی کان کی لو سے گردن کے درمیان کافاصلہ پرندہ کی پرواز سے پانچ سو سال کا ہے ، اور ایسے فرشتے کہ آسمان ان کی کمر تک آتا ہے ، اور ایسے فرشتے کہ

جن میں سے ایک کے صرف ایک انگوٹھے کے گڑھے میں تمام سمندروں تمام پانیوں کو ڈال دیا جائے تو اس میں سما جائیگا اور ایسے فرشتے کہ اگر بحری جہاز (سفینے) اس کے آنسوؤں میں ڈال دیے جائیں تو وہ ہمیشہ بہتے رہیں (دوسرا کنارہ نہ ملے) اگر زمین کی طرف متوجہ ہوں تو ایسے چھوٹے جاندار جو نظر نہیں آتے سائنسی تحقیق کے حوالے سے ایسے بیکٹریا (Bacteria) جو ہر حیوان اور ہر انسان کی خوراک میں پائے جاتے ہیں ان کی تعداد سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا اور پانیوں کی مخلوق جنات جسے انسانی آنکھ نہیں دیکھ پاتی اور زمین کے اندر جو مخلوقات ہیں جو دوسرے سیاروں پر ہیں جو مخلوقات خلاء (space) میں ہے جن کے بارے میں انسان سوچ بھی نہیں سکتا ۔ ہر کائنات ایسی مخلوق اور عجائبات جسے ہم جانتے ہیں اور ایسے جنہیں ہم نہیں جانتے پر مشتمل ہے ---

دس لاکھ عالمین اور دس لاکھ آدم اور ہر آدمؑ کی اولاد کے سلسلہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور انبیاءؑ کے وصی اور ان کی امتیں ان کی کتابیں اور مصحف جو ان پر نازل ہوئے اور انؑ کی شریعتں انؑ کی تبلیغ انؑ کی نصیحتیں انؑ کے معجزات، اور ایسی مخلوق جو نہیں جانتی کہ اللہ نے کوئی آدمؑ اور ابلیس خلق کیا ہے سب علیؑ کے نام کی تاثیر کا نتیجہ ہے ، جیسا کہ ہم حدیث پیش کر چکے ہیں کہ

امیر المومنینؑ نے فرمایا،

کائنات میرےؑ اسم سے بنی ہے اور کائنات کی تمام اشیاء بھی میرےؑ اسم سے پیدا ہوئی ہیں ۔

یہ سب علیؑ کے اسم کی تاثیر ہے، دس لاکھ عالمین کے دس لاکھ آدم اور ہر آدم کے سلسلہ نسب میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء --- اگر انبیاء کی تعداد کی بات کی جائے ---

10,00000 آدم × 1،24000 انبیاء = 124,000,000,000

one hundred twenty-four billion

*یعنی! **ایک سوچوبیس ارب** انبیاءؑ تمام عالمین میں آئے اور ان انبیاءؑ کے اوصیاء کی تعداد الگ ، (اگر حساب میں غلطی ہو تو مومنین سے معذرت چاہوں گا) اور --*

The World Population in 2023 is 8,045,311,447

یعنی !

eight billion forty-five million three hundred eleven thousand four hundred forty-seven

یعنی 2023 میں اس زمین پر تقریباً *آٹھ ارب پینتالیس کروڑ تین لاکھ گیارہ ہزار چار سو سینتالیس*

افراد موجود ہیں، اور انبیاء کی تعداد آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں ۔ اور ہم آخری عالم میں اور آخری آدم کے سلسلہ میں ہیں، یہ تمام انبیاءؑ کس بات پر مبعوث کیے گے؟ تمام انبیاء! انبیاء نبی کی جمع ہے اور نبی لفظ نبا سے نکلا ہے، اور نباء خبر کو کہتے ہیں، نبی یعنی خبر پہچانے والا یہ خبر کیا ہے ؟

اللہ عزوجل فرماتے ہیں، عَمَّ يَتَسَآءَلُونَ ، وہ ایک دوسرے سے کس بارے میں سوال کرتے ہیں ؟

عَنِ ٱلنَّبَإِ ٱلْعَظِيمِ، کیا اس اہم اور بہت ہی عظیم خبر کے بارے میں-- (النبآء 1،2)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں، امیر المومنینؑ نے فرمایا، أنا واللہ النبآء العظیم

فرمایا، اللہ کی قسم میںؑ علیؑ ہی عظیم خبر ہوں [1]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، نباء العظیم میںؑ ہوں جس میں لوگ اختلاف کرتے ہیں ۔ [2]

رسول اللہؐ نے فرمایا ، میرےؑ پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہؐ یہ تو پوچھیے کہ تم انبیاءؑ کس بات پر مبعوث ہوئے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا، بتاو کہ تمام انبیاءؑ کس بات پر معوث ہوئے؟

فرشتے نے عرض کیا، تمام انبیاءؑ آپؐ اور آپؐ کے بھائی علیؑ کی ولایت پر معوث ہوئے [3]

---

(1)۔ تفسیر نور الثقلین جلد 9۔ (2) تاویل الآیات جلد 2۔ (3) ارشاد القلوب

ایک سوچوبیس ارب انبیاءؑ اور ان کے وصی بے شمار خلقت اور امتوں میں جس خبر کو لائے وہ علیؑ ہے اور ہر نبیؑ علیؑ کی وَلایت پر معبوث ہوا ہے ، اتنے عالمین اور انبیاءؑ کا آنا علیؑ کی تاثیر ہے تمام عالمین میں جو خلقت انبیاءؑ کی پہنچائی ہوئی خبر یعنی علیؑ پر ایمان لائی وہ مومن ہے اور جس نے انکار کیا وہ کافر ہے، علیؑ کے انکار کے اثر سے ہزار امتیں مسخ ہو گئیں ۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا ، میںؑ ہی پہلے والی امتوں کو ہلاک کرنے والا ہوں جس نے نجات پائی ہمارےؑ ذریعے ہی پائی اور جو ہلاک ہوا ہمارےؑ ذریعے ہلاک ہوا، امامؑ نے فرمایا ، ہمارےؑ حق کے منکر، ہمؑ میں شک کرنے والے اس امت کے مسخ شدہ لوگ ہیں ۔

یہ ایمان کی دولت علیؑ کی تاثیر ہے مسخ کرنا علیؑ کی دوسری تاثیر ہے کہ کیسے امتیں علیؑ کا انکار کر کے مسخ ہوگئیں اور یہ سلسلہ قیامت تک چلے گا صرف فرق یہ ہے کہ پہلی والی امتیں ظاہر اور باطن دونوں طرح سے مسخ ہو جاتیں تھیں لیکن یہ امت ظاہراً تو انسان ہے لیکن ان کے باطن علیؑ کے انکار کی وجہ سے مسخ ہیں لیکن یہ پردہ بھی قائمؑ آل محمدؐ کے ظہور کرتے ہی اتر جائے گا احادیث میں اس کا ذکر موجود ہے ۔

علیؑ کی ہی تاثیر ہے کہ مومن منافق سے دور ہو جاتا ہے، شکی اہل یقین سے دور ہو جاتا ہے ، یہ علیؑ کی تاثیر ہے کہ علیؑ کا محب ہر نجاست سے دور رہتا ہے، علیؑ کی تاثیر نجاست کو مومن سے دور کر دیتی ہے انما یرید اللہ کے حِصار میں لاتی ہے ۔

5۔ جب اشیاء پر تاثیرِ علیؑ اثر انداز ہوئی، تب بھی دو تاثیریں نمودار ہوئیں، امیر المومنینؑ علیؑ کے اقرار کی تاثیر نے پھلوں کو فائدہ مند خوش ذائقہ اور شریں اور پاکیزہ کر دیا بلکل مومن کی طرح اور انکار کی تاثیر نے کڑوا بد ذائقہ نقصان دہ کر دیا ، اس کی بہترین مثال اس روایت میں ملتی ہے ۔

قنبرؑ کہتے ہیں ، میں امیر المومنینؑ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ میں تربوز کھانا چاہتا ہوں،

امیر المومنینؑ نے مجھے ایک درہم دیا اور فرمایا اس سے جتنے بھی تربوز ملیں وہ لے آو ۔

میں درہم لے کر بازار گیا اور میں نے تین تربوز خرید کیے ، اور میں نے ان میں سے ایک تربوز کاٹ کر چکھا تو میں نے مولاؑ سے کہا یہ کڑوا ہے ۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا ، اسے پھینک دو یہ دوزخ سے آیا ہے اور دوزخ کی طرف جائے گا ۔

میں نے دوسرا تربوز کاٹ کر چکھا تو وہ کھٹا تھا، میں نے مولاؑ سے عرض کی کہ یہ کھٹا ہے ۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا ، اسے بھی پھینک دو یہ دوزخ سے آیا ہے اور دوزخ کی طرف جائے گا۔

قنبرؒ کہتے ہیں پھر میں نے تیسرا تربوز کاٹا تو اس میں کیڑے تھے ۔

میں نے امیر المومنینؑ سے کہا کہ مولا اس میں کیڑے ہیں، آپؑ نے فرمایا اسے بھی پھینک دو یہ بھی دوزخ سے آیا ہے اور دوزخ میں ہی جائے گا ۔

پھر امیر المومنینؑ نے مجھے ایک اور درہم دیا اور فرمایا جاؤ تربوز لاؤ ۔

دوسری مرتبہ بھی میں تین تربوز لے آیا اور آ کر امیر المومنینؑ کے سامنے رکھے اور عرض کیا مولاؑ اب انہیں آپؑ ہی اپنے ہاتھوں سے کاٹیں ۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا ، قنبرؒ ! اسے بھی تم ہی کاٹو یہ مامور ہے ۔

میں نے اسے کاٹا تو وہ میٹھا تھا، میں نے کہا، مولاؑ یہ میٹھا ہے ۔

آپؑ نے فرمایا ، اس کی قاشیں بنا کر خود بھی کھاؤ اور ہمیں بھی کھلاؤ، میں نے تربوز کے تین حصے

کیے ایک حصہ خود کھایا ایک حصہ اپنے آقا و مولاؑ کو دیا اور ایک حصہ مہمان کو کھلایا ۔

اس کے بعد امیر المومنینؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا :

قنبر ! اللہ عزوجل نے ہماریؑ ولایت کو اہل آسمان اور اہل زمین تمام انسان جنات اور تمام پھلوں کے سامنے پیش کیا، تو جس پھل نے بھی ہماریؑ وَلایت کو قبول کیا وہ پاکیزہ اور میٹھا بن گیا اور جس نے اسے قبول نہ کیا وہ خراب بدبودار بنا [2،1]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا ، ہماریؑ ولایت کو پانی کے سامنے پیش کیا جس پانی نے ہماریؑ ولایت کو قبول کیا وہ خوش ذائقہ اور میٹھا بنا اور جس پانی نے ہماریؑ ولایت کا انکار کیا وہ تلخ اور کڑوا بنا،

کائنات میں جو ذائقے ہیں یہ علیؑ کی تاثیر ہے مخلوق ہر لمحہ علیؑ کے اثر کا ذائقہ چکھتی ہے اور ہر لمحے علیؑ کے اثر کو محسوس کرتی ہے، کبھی پینے کی صورت میں کبھی کھانے کی صورت میں کبھی سونگتے ہوئے کبھی خوشی میں کبھی غم میں، کبھی سکون میں، کبھی دیکھتے ہوئے کبھی سنتے ہوئے

---

(1) مدینۃ المعاجز جلد 1

(2)۔ الاختصاص

کبھی چھوتے ہوئے، کبھی اندھیرے میں روشنی کی ضرورت کے وقت، کبھی روشنی میں اندھیرے کی ضرورت کے وقت، مخلوق کا سانس لینا جسم میں خون کا گردش کرنا ور کائنات میں جو شے بھی ہے سب میں علیؑ اثر انداز ہے پھر بھی دنیا علیؑ سے انجان ہے ۔

یہ جسم جو حرکت کرتے ہیں علیؑ کے اثر سے کرتے ہیں، حواس کا محسوس کرنا اور ان میں تمیز کرنا علیؑ کی تاثیر ہے، ہر جاندار جانور چرند پرند چوپائے سب اپنے اچھے برے کو جانتے ہیں ان سب کو اپنی ضروریات کا ادراک ہے یہ علیؑ کے اثر سے ہے اسی تاثیر کے اثر سے ماں اور اولاد میں محبت ہے، درخت نباتات پتھر پہاڑ اور جو اشیاء انسان اور جانوروں کو فائدہ دیتی ہیں ان اشیاء میں یہ امیر المومنینؑ کے اقرار کی تاثیر ہے ۔

طبیب کا کسی مرض کی پہچان کرنا اور اس کے علاج کے لیے دوا تیار کرنا اور اس دوا سے مریض کا شفاء یاب ہونا، لوگ قیاس کرتے ہیں دوا اثر کرتی ہے جس سے مرض ختم ہوتا ہے، تو قیاس سب سے پہلے ابلیس نے کیا تھا، درحقیقت وہ دوا کا اثر نہیں ہوتا بلکہ علیؑ کا اثر ہے جس کی تاثیر سے مریض سکون پاتا ہے علیؑ کے سوا کوئی دوا نہیں ، امیر المومنینؑ نے فرمایا ، أنا الشفاء و أنا الشافی، میںؑ ہی شفا ہوں اور شفا دینے والا ہوں ۔

یہ آنکھیں کائنات میں جو اللہ کی قدرت کو دیکھتی ہیں حقیقت میں وہ علیؑ کو دیکھتی ہیں، امیر المومنینؑ نے فرمایا ، أنا قدرة الله ، میںؑ اللہ کی قدرت ہوں ، اللہ کی قدرت یعنی علیؑ میں غور و فکر کرو ، ہر شے اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے ۔

اللہ کی معرفت علیؑ کی تاثیر ہے، اہل ایمان کا اللہ کو واحد ماننا ، عبد کا اپنے معبود کو پہچاننا علیؑ کے اثر سے ہے تمام مخلوقات میں کیفیتیں پائی جاتی ہیں باطن میں یہ سب کچھ علیؑ کے اثر سے ہے ۔

آسمان چاند سورج زمین درخت پتھر پہاڑ آگ ستارے اور دیگر تمام اشیاء دیکھ کر سمجھ میں آتا ہے کہ ان کا کوئی خالق بھی ہے ، یہ سمجھ علیؑ کی تاثیر ہے، کیونکہ کائنات کی تمام اشیاء دلیل ہیں کہ ان کا کوئی خالق ہے اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ اللہ کی دلیل ہوں میںؑ اللہ کی حجت ہوں ۔

6. بچے کو بھوک لگے تو روتا ہے اور رو کر اپنے ماں باپ کو متوجہ کرتا ہے، اسے رو کر متوجہ کرنا کس سے سکھایا؟ بچہ کیسے ماں کی چھاتی سے مانوس ہوتا ہے؟ ماں کی چھاتی سے دودھ پی کر بھوک مٹانا کس سے سکھایا؟ جانوروں کو بھوک اور پیاس کا احساس کس نے دیا؟ اور پھر بھوک میں کھانا اور پیاس میں پینا ضرورت کی یہ پہچان کس نے عطا کی؟ گہرے پانیوں میں مچھلی کو تیرنا کس سکھایا؟ دن اور رات اپنے وقت پر آتے ہیں اور جاتے ہیں موسم بدلتے ہیں موسم بدلنے کے سبب درختوں کے پتے جھڑتے ہیں اور اگتے ہیں، زمین کے گرد فضا میں گیس کی ایک تہ ہے جسے **اوزون تہ** یا **اوزون پرت** (Ozone layer) کہتے ہیں،

یہ سورج سے آنے والی نقصان دہ الٹرا وائلٹ یعنی بالا بنفشی شعاعوں کو جذب کر لیتی ہے۔ اور زمین پر اس کے علاوہ موجود گیسیں ان گیسیوں کو مخصوص خاصیتیں خوبیاں کس نے عطا کیں؟

تاثیر علیؑ

پرندے کو اڑنا کس نے سکھایا؟ حیوانوں کو اپنے دوست دشمن کی پہچان کس نے کروائی؟ چیونٹیاں دانوں کو دو حصوں میں تقسیم کر کے رکھتی ہیں تاکہ یہ دانہ پودا نہ بن جائے اس چھوٹی سی مخلوق کو یہ معرفت کیسے ہوئی؟ اور اس طرح بے شمار باتیں جو اس دنیا میں ہیں -- یہ سب فطری عمل ہے

اسے فطرت کہتے ہیں، اور یہ فطرت علیؑ کی تاثیر ہے - امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ ہی وہ فطرت ہوں جس پر مخلوق کو خلق کیا گیا ہے ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ اللہ کا ہاتھ ہوں اللہ جو کچھ کرتا ہے مجھؑ سے کرتا ہے جو کچھ اس سے صادر ہوتا ہے میرےؑ ہی ہاتھ سے ہوتا ہے، سب کچھ کرتا میں علیؑ ہوں کہلاتا اس عزوجل کا ہے [1]

امامؑ نے فرمایا، تمام انبیاءؑ کے صحیفوں میں علیؑ کی ولایت لکھی ہوئی ہے کوئی بھی نبی معبوث نہیں کیا گیا مگر محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی ولایت پر [2]

عالمین میں جو انبیاءؑ کرام معبوث ہوئے ہیں اللہ کے احکامات پہنچاتے ہیں، وہ صرف ولایت علیؑ

(1)۔ مناقب مرتضوی

(2)۔ ولایت التکوینیۃ لال محمدؐ (اسید علی عاشور)

ہے، پس نبیؐ جو اللہ کی طرف سے لائے اس پر مومن ایمان لاتے ہیں اور کافر انکار کرتے ہیں ، یہ انکار اور اقرار علیؑ کی تاثیر ہے ، مومن سے علیؑ کے محب سے دنیا کی دوری علیؑ کی تاثیر ہے یہ دوری درحقیقت مومن کی نجاستوں سے دوری ہے ---

اللہ کی معرفت اور اللہ کی موجودگی کا احساس علیؑ کی تاثیر ہے کیونکہ اگر علیؑ نہ بتاتے کہ اللہ ہے تو کائنات کی کوئی طاقت اللہ کی موجودگی ثابت نہیں کر سکتی ۔

اس تحریر کو پڑھ کر خوش ہو جانا اور ایمان لانا علیؑ کی تاثیر ہے، اور اسے پڑھ کر شک کرنا علیؑ کی دوسری تاثیر ہے ۔

قال الإمام عليه السلام: " يا مفضل ، نحن الذين كنا ولا كون قبلنا، ولا حدوث سماء ولا أرض ولا ملك ولا نبي ولا رسول [1]

امام صادقؑ مفضل سے فرماتے ہیں، ہمؑ وہ ہیں جن سے پہلے نہ کائنات تھی، نہ آسمان تھا نہ زمین، ہمؑ سے پہلے نہ کوئی فرشتہ تھا نہ کوئی نبیؑ تھا اور نہ ہی کوئی رسول تھا ۔

یہ کائنات، اس میں موجود مخلوق، اور انبیاءؑ اور ان کی نبوت، رسول اور ان کی رسالت سب کچھ علیؑ کا اثر ہے

(1)۔ ولایت التکونیة لأل محمد (سید علی عاشور)

قال امیر المومنینؑ ، أنا الأول، أنا الآخر، أنا الباطن أنا الظاهر، أنا مع الكور قبل الكور، أنا مع الدور قبل الدور، أنا مع القلم قبل القلم، أنا مع اللوح قبل اللوح، أنا صاحب الأزلية الأولية،[1]

امیر المومنینؑ نے فرمایا ، میںؑ ہی اول ہوں میںؑ ہی آخر ہوں، میںؑ ہی ظاہر ہوں میںؑ ہی باطن ہوں، میںؑ کور کے ساتھ ہوں اور اس سے پہلے بھی تھا، میں ہر دور کے ساتھ ہوں اور ہر دور سے پہلے بھی تھا میںؑ قلم کے ساتھ ہوں، قلم سے پہلے بھی تھا، میںؑ لوح کے ساتھ ہوں لوح سے پہلے بھی تھا، میںؑ ازلیت کا مالک ہوں میںؑ اولیت کا مالک ہوں ۔

عن أبان بن تغلب قال، قال أبو عبد الله ع الحجة قبل الخلق ومع الخلق وبعد الخلق.[2]

ابان بن تغلب کہتے ہیں میں نے امام ابو عبد اللہ مولا جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا: حجت مخلوق سے پہلے تھی، مخلوق کے ساتھ ہے اور مخلوق کے بعد بھی رہے گی ۔

علیؑ سے پہلے نہ کائنات ہے نہ زمین و آسمان ہے ، علیؑ ہر دور کے ساتھ ہیں اور اس سے پہلے بھی تھے اور بعد میں بھی رہیں گے، اور امیر المومنینؑ ازل نہیں ہیں، بلکہ علیؑ ازلیت اور اولیت کے مالک ہیں ۔

---

(1) ۔ الکلمات المکنونة صفحه 235

(2)۔ بصائر الدرجات الکبری جلد 2 باب 11

زمین آسمان کرسی عرش مکان نور شئ یہ سب مخلوق ہے اور علیؑ مخلوق سے پہلے ہیں مخلوق کے ساتھ ہیں مخلوق کے بعد ہیں کسی بھی قسم کا وجود مخلوق ہے، نہ کوئی شئ تھی نہ مکان تھا نہ وقت تھا نہ کوئی سمت تھی نہ کوئی کیفیت تھی ، نہ کوئی کفو تھا نہ کوئی اسم تھا نہ کوئی صفت تھی نہ گنتی تھی نہ کوئی حرف تھا۔

ان سب سے پہلے علیؑ تھا، اسم مخلوق ہے اسم نہ تھا علیؑ تھا، یعنی علیؑ ہر اسم سے پاک و منزہ ہیں، نہ کوئی سمت تھی، کہ علیؑ یہاں ہو اور وہاں نہ ہو، یعنی علیؑ کسی بھی سمت میں آنے سے پاک ہے وہ ہر جگہ ہے ۔

علیؑ اشارے میں نہیں آتا، نہ موت تھی نہ زندگی تھی علیؑ تھا، یعنی علیؑ زندگی اور موت کا محتاج نہیں وہؑ زندگی سے پہلے تھا زندگی کے ساتھ ہے اور زندگی کے بعد بھی رہے گا اور موت کو ذبح کرے گا ، کیفیت نہیں تھی لیکن علیؑ تھا، پھر یہ ماننا پڑے گا کہ علیؑ ہر قسم کی کیفیتوں سے پاک و منزہ ہیں وہؑ نہ خوش ہوتا ہے نہ غمگین ہوتا ہے نہ وقت اس پر اثر انداز ہوتا ہے ۔ کیونکہ مولاؑ اللہ کی حجت اس کی مخلوق میں اس کا خلیفہ ہیں، اور خلیفہ وہ ہوتا ہے جو اس کی جگہ پر اس کے مقام پر ہو، پس اللہ کی حجت اللہ کی مخلوق میں اللہ کے مقام پر ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کائنات نہیں تھی زمین و آسمان نہیں تھے کوئی کیفیت بھی نہیں تھی، نہ کوئی دیکھنے والا تھا نہ کوئی دیکھائی دینے والا تھا ، نہ زندگی تھی نہ کوئی زندہ تھا نہ کوئی مکان تھا نہ کوئی شئ تھی بس لا شئ تھی لا مکانی تھی ۔ ان سب سے پہلے علیؑ تھا اس لامکانی میں علیؑ کہاں تھا؟ علیؑ رہتا کہاں تھا ؟

یہی سوال امام صادقؑ سے پوچھا گیا۔

ابن سنان سئلت ابا عبداللہ این کنتم قبل التکوین؟

قال : یابن سنان کنا فی ذات اللہ ثم خلقنا التکوین [1]

ابن سنان نے امام جعفر الصادقؑ سے سوال کیا، مولاؑ ، آپؑ مخلوق کی خلقت سے پہلے کسی بھی جسم یا وجود سے پہلے آپؑ کہاں تھے ؟

امامؑ نے فرمایا ، اے سنان کے بیٹے ! مخلوق کی خلقت سے پہلے کسی بھی وجود سے پہلے، **ہمؑ اللہ کی ذات میں تھے، پھر ہمؑ نے مخلوق کو خلق کیا ۔**

اللہ میں اس طرح نہیں تھے کہ اس میں حلول کر گے تھے، اللہ اور محمدؐ و آل محمدؐ ایسی کیفیتوں سے پاک ہے کچھ لوگ علیؑ کے فضائل کے مقابل میں توحید کو لاتے ہیں ، فضائل علیؑ کے بیان ہو رہے ہوتے ہیں اور ان کی توحید خطرے میں ہوتی ہے، علیؑ کے فضائل کے مقابل قرآن کو لاتے ہیں ، ان سے ہماری عرض یہ ہے کہ کیا تم صفین بھول گے ہو؟ جب علیؑ کے مقابلے میں قرآن نیزوں پر اٹھایا گیا تو ہمیں بتاو اس وقت حق کیا تھا؟ اس وقت امیر المومنینؑ نے فرمایا، لوگوں میں علیؑ قرآن ناطق ہوں کسی دھوکے میں مت آؤ، اور رسول اللہؐ نے فرمایا ، علیؑ حق ہے ، بس ہمیں اصول مل گیا کہ جو بھی علیؑ کے مقابلے میں لایا جائے گا وہ

---

(1) ۔ مناقب الحق صفحہ 39 حدیث ۱۵

باطل ہے، علیؑ کے مقابلے میں توحید کو لانے والے علیؑ کے مقابلے میں قرآن کو لانے والے باطل پر ہیں انہیں سوائے خسارے کے کچھ نصیب نہ ہو گا ،لوگ ابلیس سے ابھی جاہل ہیں ابلیس وہ ہے جس سے اللہ نے کلام کیا تھا جب تمام ملائکہ سجدے میں تھے کہ سجدہ کر کیوں نہیں کرتا؟ کیا تو عالین میں سے ہے؟

اور اس بات پر قرآن گواہ ہے ۔تو جب وہ لعنتی ہو سکتا ہے جس سے اللہ کلام کرے ۔

توآج کا ملوٹا کس کھیت کی مولی ہے ؟

میں نے اس لیے کہا کہ لوگ ابلیس کی معرفت نہیں رکھتے کیونکہ لوگ ابلیس کی سنت پر ہیں ابلیس سے بچنے کے لیے ابلیس کی معرفت ضروری ہے، اگر لوگ ابلیس کی معرفت رکھتے تو ابلیس جیسے افعال سر انجام نہ دیتے ابلیس نے ایسا کیا کیا تھا جس سے وہ لعنتی مردود ابلیس یعنی اللہ کی رحمت سے مایوس ہو گیا ؟

حجت کے مقابلے میں توحید کو سب سے پہلے ابلیس لایا تھا ابلیس لعین کو حکم دیا گیا کہ آدمؑ کو سجدہ کر تو ابلیس نے کہا! میں صرف تجھ اللہ کو ہی سجدہ کروں گا تیرے سوا کسی کو نہیں کروں گا : ارے مولوی کی توحید سے زیادہ مضبوط توحید تو ابلیس کی ہے کہ اللہ خود کلام کر کے کہہ رہا ہے میری حجت کو سجدہ کر ابلیس کہہ رہا ہے تیرے سوا کسی کو نہیں کروں گا۔۔آج اگر لوگ ابلیس کو پہچانتے تو کبھی بھی علیؑ کے سامنے توحید یا قرآن کو نہ لاتے ، عن **الصادق قال قال علی في بعض خطبه والله انا الحق الذي امر الله : الحق لا الضلال.** (تفسیر مرآۃ الانوار و مشکوۃ الاسرار صفحہ 129)

تاثیر علیؑ

امام صادقؑ فرماتے ہیں، امیر المومنینؑ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا تھا، اللہ کی قسم میں علیؑ الحق ہوں جس کا اللہ نے حکم دیا، حق کے سوائے گمراہی ہے ۔

علیؑ حق ہے اور حق کے سامنے حق نہیں آ سکتا حق کے سامنے ہمیشہ باطل آتا ہے ، اللہ کی حجت حق ہے توحید حق ہے قرآن حق ہے ، ابلیس آدمؑ کے مقابلے میں توحید لایا لعنتی ہو گیا، اگر تم علیؑ کے سامنے توحید لاؤ گے تو تمہاری توحید باطل ہو جائے گی آدمؑ تو صرف خلیفۃ اللہ فی الارض تھے، آدمؑ صرف زمین پر اللہ کے خلیفہ تھے، لیکن علیؑ خلیفۃ اللہ فی العالمین ہیں ۔ اور اللہ کی سب سے بڑی حجت ہیں، آدمؑ علیؑ کی ولایت کے اقرار کے سبب حجت ہیں، جو علیؑ کے اقرار کرنے والے کا علیؑ کے محب کا منکر ہو وہ ابلیس اور لعنتی ہے تو جو علیؑ کا منکر ہے وہ کیا ہوگا ؟

علیؑ کے سامنے کسی کو مت لاؤ صرف علیؑ حق ہے ۔

❖ خلیفۃ اللہ فی العالمین

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛

میںؑ عالمین پر اللہ کا خلیفہ ہوں، میںؑ عالمین میں اللہ کی سب سے بڑی آیت اور سب سے بڑی حجت ہوں ،

خلیفہ قائم مقام کو کہتے ہیں، یعنی جو جس کا خلیفہ ہے وہ اسی مقام پر ہے جس پر وہ ہے ، ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا جیسے امیر المومنینؑ مولا محمدؐ رسول اللہ کے خلیفہ ہیں کائنات میں جو مقام و مرتبہ مولا محمدؐ کا ہے بلکل وہی مرتبہ وہی مقام امیر المومنینؑ علیؑ کا ہے کیونکہ امیر المومنینؑ رسول اللہؐ کے خلیفہ ہیں ، اس لیے امیر المومنینؑ کو قرآن میں نفس رسول اللہ کہا گیا ہے ، فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ، تم اپنے بیٹے لاؤ ہم اپنے بیٹے لاتے ہیں، تم اپنی عورتیں لاؤ ہم اپنی عورتیں لاتے ہیں اور تم اپنے نفس لاؤ ہم اپنے نفس لاتے ہیں، امیر المومنینؑ نفس رسول اللہؐ ہیں اور رسول اللہؐ کے خلیفہ ہیں، یہاں سے ہم پر ایک راز کھل گیا کہ خلیفہ صرف وہی ہو سکتا ہے جو نفس ہو، امام باقرؑ فرماتے ہیں ، امیر المومنینؑ علیؑ ذات نبیؐ ہیں اور آپؐ کے اہل بیتؑ بھی [1] ۔

اسی طرح علیؑ تمام عالمین میں اللہ کے خلیفہ ہیں یعنی علیؑ مخلوق میں اللہ کے مقام پر ہیں، علیؑ نفس اللہ ہیں

(1) تفسیر فرات

اللہ کی تمام صفات علیؑ سے ظاہر ہوتی ہیں اللہ کے تمام اسماء کا موصوف علیؑ ہے ، اب جسے اللہ کی زیارت کرنی ہے وہ علیؑ کی زیارت کرے، جو چاہتا ہے اللہ مجھ سے بات کرے تو وہ علیؑ کی بات سنے، کیونکہ علیؑ مخلوق میں اللہ کا قائم مقام ہے، علیؑ کائنات میں اللہ کے مقام پر ہے ۔

امام جعفر الصادقؑ نے محمدؐ و آل محمدؐ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ؛ **اقامهم الرب مقامه** ؛ اللہ عزوجل نے انہیں (آل محمدؐ کو) اپنے بندوں کے درمیان اپنے مقام پر قائم کیا ہے [1]

امامؑ فرماتے ہیں، **لنا مع الله حالات: هو فيها نحن، ونحن هو، وهو هو، ونحن نحن** [2،3]

ہمارےؑ لیے اللہ کے ساتھ حالات ہیں، جن میں وہ (اللہ) ہمؑ ہو جاتا ہے اور ہمؑ وہ (اللہ) ہو جاتے ہیں، اور وہ وہ ہے اور ہمؑ ہمؑ ہیں ۔

اللہ نے آل محمدؐ کو مخلوق میں اپنے مقام پر رکھا ہے، اور کچھ حالات ایسے ہیں جن میں محمدؐ و آل محمدؐ اللہ ہو جاتے ہیں اور اللہ آل محمدؐ ہو جاتا ہے ۔ یہ کوئی شرک نہیں ہے یہ حق ہے ۔

---

(1) شرح خطبة البيان (محمد تقی مجلسی) صفحہ 259، 257

(2) الكلمات المكنونة (3) مكيال المكارم - ميرزا محمد تقي الأصفهاني - ج ٢ - الصفحة ٢٩١

ہم یہاں چند آیات سے بات واضح کرتے ہیں ۔

وَ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (انفال ۱۷)

اور آپؐ نے خاک کی مٹھی نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی ہے ۔

اللہ نے مٹھی بھر کر خاک کافروں پر پھینکی ہے، کیا اللہ کی مٹھی ہے؟ کیا اللہ جسم رکھتا ہے؟

نہیں! اس آیت کا متن واضح طور پر اس حدیث کی طرف اشارہ کر رہا ہے، کہ وہ ہمؑ ہو جاتا ہے، اور ہمؑ وہ ہو جاتے ہیں، حالانکہ مٹی رسول اللہؐ نے پھینکی اللہ کہتا ہے آپؐ نے نہیں میں اللہ نے پھینکی ہے، تو یہ وہی مقام ہے جب وہ (اللہ) یہؑ (محمدؐ) ہو گیا ۔

وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ (الاحزاب ۲۵)

اور جنگ میں مومنین کے لیے اللہ کافی ہے ۔

یہ آیت غزوہ خندق کے موقع پر نازل ہوئی، عمرو بن عبد ود سے لڑنے کون گیا تھا؟ سوائے امیر المومنینؑ کے، اس آیت کا متن واضح بتا رہا ہے، کہ اس وقت وہ عزوجل یہؑ تھا، یعنی اس وقت اللہ علیؑ تھا، ہمارےؑ اللہ سے حالات ایسے ہیں جن میں اللہ ہمؑ ہوجاتا ہے اور ہمؑ وہ

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ (الزخرف 55)

تو جب انہوں نے ہمیں غضب ناک کیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا۔

اس آیت کی تفسیر میں امام صادقؑ فرماتے ہیں، اللہ عزوجل ہماری طرح (یعنی مخلوق کی طرح) غصہ نہیں کرتا ، مگر اللہ نے اپنے لیے اولیاء کو خلوق کیا ہے جو غضب ناک ہوتے ہیں اور راضی ہوتے ہیں ان کی ناراضگی اللہ کی ناراضگی ہے، انؑ کی رضا اللہ کی رضا [1]

اس وقت آل محمدؑ اللہ ہیں، جب بھی اللہ کی ناراضگی اور رضا کی بات کی جائے گی اس وقت اللہ سے مراد آل محمدؑ ہی ہوں گے، رضی اللہ نہیں، رضی علیؑ ، رضی محمدؑ ، رضی حسینؑ ، وہ ہمؑ ہو جاتا ہے اور ہمؑ وہ ہو جاتے ہیں۔ یہاں یہؑ وہ ہیں ۔ اس طرح کی بہت سی مثالیں بہت سی آیات ہیں لیکن بات واضح کرنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے ۔ اور اس پر ہم نے کتاب "سر الخفیات فی اسرار امیر المومنینؑ" میں بات کی ہے ۔، جس کتاب کا یہ رسالۃ مقدمہ ہے ۔

جب وہ یہؑ ہو تو اس وقت اسے وہؑ کہنے میں کوئی حرج نہیں ۔ نہ یہ شرک ہے بلکہ عین الحق ہے ۔

---

(1)۔ التوحید شیخ صدوقؒ

محمدؐ و آل محمدؐ اور اللہ میں فرق نہ کیا جائے کبھی وہ یہ ہوتا ہے کبھی یہ وہ ہوتے ہیں، جب یہ وہ ہوتے ہیں تو انہیں وہ کہنے میں کوئی برائی نہیں ، جب وہ یہ ہوتا ہے تو اُسے یہ کہنے میں کوئی برائی نہیں ۔

یہ نور واحد ہیں فرق یہ ہے کہ وہ پوشیدہ رہا اور یہ ظاہر ہو گے ۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ اس میں اور مجھؐ میں کوئی فرق نہیں، اس میں اور مجھؐ میں نہ کوئی فاصلہ ہے نہ زوال ہے نہ منتقلی ہے نہ کیفیت ہے ۔

قال امیر المومنینؑ ؛ أنا مقيم القبلة ورب الكعبة ومبدي. الشريعة، ومطفي النار الحامية، أنا ذابح إبليس ورافع إدريس و ناكس علم الكفر وناطق بكل سفر، أنا أهلكت عاداً وثمود وأصحاب الرس وقروناً بين ذلك كثيراً. أنا رافع السماء و داحي الأرض وباسطها وغارس الأشجار ومنبتها، إسألوني عن علم الوصايا والمنايا وفصل الخطاب والقضايا وعن مولود الإسلام ومولود الكفر وعن فئة إهتدت و عن فئة ضلّت وعن سائقها وباعثها وعما كان وما يكون إلى يوم القيامة أنا دابة الأرض. (كتاب المشيخة ١٦٣)

امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: میںؑ قبلہ کا رہنے والا ہوں اور کعبہ کا رب ہوں، میںؑ ہر شریعت کی ابتداء کرنے والا ہوں، اور جلتی ہوئی آگ کا بجھانے والا ہوں، میںؑ ابلیس لعین کو ذبح کرنے والا ہوں، اور ادریسؑ کو (بلند مقام کی طرف) اٹھانے والا ہوں، میںؑ کفر کے علم کو اوندھا کرنے والا ہوں، اور ہر

کتاب کے ساتھ گفتگو کرنے والا، میںؑ نے ہی عاد ثمود اور اصحاب راس اور ان کے درمیان بہت سی صدیوں کو ہلاک کیا ہے، میںؑ وہ ہوں جس نے آسمانوں کو اٹھایا ، زمین کو بچھایا اور اس میں درخت لگائے اور انہیں اگایا ۔ مجھؑ سے سوال کرو مجھؑ سے پوچھ لو وصیتوں کے بارے میں، مجھؑ سے موت اور زندگی کے بارے میں پوچھ لو میںؑ جانتا ہوں کون کب کہاں اور کیسے مرے گا کون کیسے اور کتنا زندہ رہے گا ، فصل الخطاب اور قضاء کے بارے میں مجھؑ سے سوال کر لو، مجھؑ سے پوچھ لو! کہ کون اسلام پر پیدا ہوا اور ہو گا اور کون کفر پر ---

ایک گرہ کے بارے میں جو ہدایت یافتہ ہوگیا اور ایک گروہ گمراہ ہو گیا، اور اس کے چلانے والے اور بھیجنے والے کے بارے میں اور جو کچھ تھا اور جو قیامت تک ہو گا اس کے بارے میں مجھؑ سے پوچھ لو ! میںؑ دابۃ الأرض ہوں جو زمین کو حرکت دیتا ہے ۔

❖ اختیار خلیفۃ اللہ

اللہ کے خلیفہ کے بارے میں بات ہوئی ہے تو خلیفۃ اللہ کے چند اختیار پر بھی بات ہونی چاہیے ۔

- امام حسنؑ نے فرمایا؛

اگر میںؑ چاہوں تو شام کو عراق اور عراق کو شام کر دوں --- مرد کو عورت اور عورت کو مرد بنا دوں ----

ایک شخص نے کہا، کس میں اتنی طاقت -----؟

امامؑ نے فرمایا عورت ہو کر مردوں کے مجمع میں آتے ہوئے شرم نہیں آئی---

اس نے اپنے آپ کو دیکھا تو وہ عورت بن چکی تھی--- امام حسنؑ نے اس سے فرمایا، میںؑ نے تیری عورت کو تیرا مرد بنا دیا ہے اور تیرے بطن سے ایک خنثیٰ بچہ پیدا ہوگا--

راوی کہتا ہے! جس طرح آپؑ نے فرمایا اسی طرح ہوا اور اس شخص نے بعد میں توبہ کی تو امامؑ نے اسے دوبارہ مرد بنا دیا [1]

---

(1)۔ اثبات ولایت تکوینیہ

تاثیر علیؑ

- ایک روز امیر المومنینؑ منبر پر وعظ فرما رہے تھے کہ ؛

جب مولا محمدؐ رسول اللہ معراج کے سفر کا عزم فرمایا ، تو پانی سے بھرا ہوا کوزہ آپؐ کے سرہانے دھرا ہوا تھا جب روانگی کے وقت مولا محمدؐ کا دامن اس کوزے سے لگا، تو وہ زمین پر اوندھا ہو گیا، اور پانی گرنے لگا براق نے برق کی طرح چلنا شروع کیا، جب سرکارؐ معراج سے واپس تشریف لائے تو کوزے سے پانی بہ رہا تھا، اور بستر مبارک اسی طرح گرم تھا، ایک یہودی مجلس میں موجود تھا جب اس نے یہ خبر سنی تو یقین نہ آیا اور اسی انکار کی حالت میں اٹھ کر گھر چلا گیا، وہاں جا کر اپنی بیوی کو دیکھا کہ آٹے میں ہاتھ بھرے بیٹھی ہے اور گوندھنا چاہتی ہے اور پانی کا انتظار کر رہی ہے، جب شوہر کو دیکھا تو بولی گھر میں اتنا پانی بھی نہیں ہے کہ میں آٹا گوندھ لوں ، چشمہ پر جا کر جلد گھڑا بھر لا اس یہودی نے گھڑا اٹھایا اور چشمے کی طرف روانہ ہوا، اور گھڑا بھر کر رکھ دیا، اور غوطہ لگانے کی نیت سے چشمے کے کنارے پر گیا، اتفاقاً گھڑا گر پڑا، اور پانی بہنے لگا، یہودی نے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر دھر دیے اور خود پانی میں غوطہ مارا جب پانی سے باہر نکلا اپنے آپ کو ایک ننگی لڑکی پایا ، دریا کا کنارہ نہ وہاں کوئی رشتہ دار نہ کوئی آشنا نہایت حیران ہوا، آخر کار جب کچھ نہ بن پڑا تو وہاں سے روانہ ہوا اچانک ایک ہندنی سے ملاقات ہوئی، اس نے اس کو ننگا دیکھ کر ترس کھایا اور بدن ڈھانپنے کو کپڑا دیا، پھر اس کا حال دریافت کیا اس نے اپنا سارا قصہ کہہ سنایا، آخر کار شہر کی طرف روانہ ہوئی جو دیکھتا سو جان سے اس کا خریدار ہو جاتا، آخر کار ایک مالدار نے اس سے عقد کر لیا اور اپنے گھر میں داخل کیا، چھ سال شوہر کے گھر میں بسر کیے اور پانچ بیٹے جنے ۔

ایک روز دریا پر جانا ہوا اور نہانے کے لیے غوطہ لگایا جب سر باہر نکالا تو اپنے آپ کو اصلی حالت پر دیکھا کہ

وہی چشمہ ہے جہاں سے پہلے غوطہ لگایا تھا اور کپڑے پتھر پر رکھے ہیں، اور پانی گھڑے سے گر رہا ہے

اور خاک میں مل رہا ہے، سخت متحیر اور نہایت پریشان ہوا، کپڑے پہن گھڑا اٹھا گھر کی راہ لی ، عورت کو دیکھا

کہ آٹے میں ہاتھ ڈالے اسی طرح بیٹھی ہے، گھڑے کو گھر میں رکھ مسجد کو روانہ ہوا ، وہاں جا کر دیکھا امیر

المومنینؑ اسی طرح منبر پر بیٹھے وعظ فرما رہے ہیں، یہودی نے اسی وقت معراج کی تصدیق کی اور نہایت نادم

اور شرمسار ہو کر رویا، اور امیر المومنینؑ کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے اسلام کا طریقہ فرمائیں، اور کفر کے

زنگ سے میرا سینہ صاف کیجئے کیونکہ میں کفر اور کافر سے بیزار ہوں، امیر المومنینؑ نے فرمایا: جب تک پانچ بچے

نہ جنے تب تک ہماریؑ تصدیق نہ کی ، پھر امیر المومنینؑ نے اسے اسلام کا کلمہ پڑھایا ۔

- جناب فضاؑ بنتؑ امیر المومنینؑ سے روایت کرتی ہیں ۔

کہ سیدہؑ نے فرمایا ، کائنات کی ساری طاقتیں مولا علیؑ کے ہاتھ میں ہے، کائنات کا تمام علم مولا علیؑ

کے ہاتھ میں ہے، عالمین کا سارا نظام مولا علیؑ کے ہاتھ میں ہے، زمین کی وسعتیں آسمان کی بلندی

مخلوقات کی زندگی اور موت ، سارے جہان کا رزق، جنت اور جہنم کو تقسیم کرنا، مولا علیؑ کے ہاتھ میں

ہے، اور وہ علیؑ کا ہاتھ میںؑ ہوں ۔

- امیر المومنینؑ نے فرمایا :

میںؑ نے نوحؑ کو سفینہ میں اپنے رب کے امر سے اٹھایا (میںؑ ہی اللہ کا امر ہوں) میںؑ نے یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے باہر نکالا، میںؑ نے موسیٰؑ کو دریا پار کروایا، میںؑ نے ابراہیمؑ کو آگ سے صحیح و سالم باہر نکالا ، میںؑ نے نہروں کو جاری کیا اور چشموں کو شگافتہ کیا درختوں کو اگایا، میںؑ یوم ظلہ کا عذاب ہوں ، میںؑ عالم موسیٰؑ خضرؑ ہوں، سلیمانؑ بن داؤد کا استاد ہوں، میںؑ ذوالقرنین ہوں میںؑ اللہ کی قدرت ہوں، میںؑ ہی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں، میںؑ تمہارے دلوں کے ضمیروں کو جانتا ہوں --

- مقدادؒ کہتے ہیں، ایک دن امیر المومنینؑ نے مجھ سے فرمایا کہ

میریؑ تلوار لاؤ میں نے آپؑ کی خدمت میں تلوار پیش کی--- تو مولاؑ نے تلوار لے کر اپنے زانوں پر رکھی اور ہوا میں بلند ہونا شروع کیا میں دیکھتا ہوں یہاں تک کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے--- پھر ظہر کے قریب واپس نازل ہوئے اور ان کی تلوار سے خون کے قطرات گر رہے تھے--- میں نے عرض کی مولا آپؑ کہاں گئے تھے--- فرمایا ملا اعلی میں کچھ نفوس نے میرےؑ بارے میں اختلاف کیا اور جھگڑا کیا میں وہاں گیا اور ان کو قتل کر دیا--- میں نے عرض کی مولاؑ ملا اعلی میں بھی آپؑ کی حکومت ہے ؟---- امامؑ نے فرمایا: اے ابن اسود! میںؑ تمام مخلوقات پر اللہ کی حجت ہوں آسمان میں کوئی بھی فرشتہ ایسا نہیں جو ایک قدم بھی میری اجازت کے بغیر اٹھا کر دوسری جگہ رکھ سکے--- اور مجھؑ میں شک کرنے والے باطل پر ہیں---

- امام رضاؑ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ محمدؐ المصطفیٰ عالم الغیب تھے ؟

امامؑ نے جلال میں آ کر فرمایا: محمدؐ اس ذات کا نام جس کے گھر کے پالتو جانور تک عالم الغیب ہوتے ہیں اور جاہل لوگ اس بحث میں مصروف ہیں کہ محمدؐ عالم الغیب تھے یا نہیں ! بیشک محمدؐ خالق الغیب ہیں، عالمین میں جتنے بھی علوم ہیں محمدؐ ان سب کے خالق ہیں ۔

- امام حسنؑ عسکری سے ایک شخص نے سوال کیا رسول اللہؐ نور تھے یا بشر تھے ؟

امامؑ نے فرمایا: عالم بشری اور عالم نورانی محمدؐ کا پروردہ ہے۔ محمدؐ بشریت کے پروردگار ہیں انؐ کا بشریت اور بشری تقاضوں سے کوئی تعلق نہیں ، محمدؐ نور کے خالق ہیں جو شے محمدؐ سے منسوب ہو جائے وہ نور بن جاتی ہے، محمدؐ کا لباس نور ہے، محمدؐ کی نعلین نور ہے، محمدؐ کی سواری نور ہے ، محمدؐ کے عاشق نور ہیں ۔

- امام حسنؑ مجتبیٰ فرماتے ہیں ۔

مجھے اللہ نے بے پناہ اختیارات سے نوازا ہے--- میںؑ چاہوں تو شمال کو جنوب میں اور جنوب کو شمال میں بدل دوں--- میںؑ چاہوں تو آسمان کو زمین پر اور زمین کو آسمان پر لے جاؤں--- میںؑ چاہوں تو جنت کو جہنم میں اور جہنم کو جنت میں بدل دوں--- میںؑ چاہوں تو عرب کو عجم میں اور عجم کو عرب میں بدل دوں---

میںؑ چاہوں تو مرد کو عورت میں اور عورت کو مرد میں بدل دوں--- میںؑ چاہوں تو ایک لمحے میں دنیا کو

نیست و نابود کر دوں اور لگلے ہی لمحے اس سے زیادہ حسین دنیا قائم کر دوں--- میںؑ اللہ کے تمام تر جاہ و جلال کا مالک ہوں--- میںؑ رحمتوں کا امیر اور سردار ہوں۔

- امیر المومنینؑ نے فرمایا؛

میںؑ اللہ کے وجود کی واحد دلیل ہوں---

- امام صادقؑ نے فرمایا:

جب قائمؑ قیام فرمائیں گے تو ان کے لشکر میں امام حسینؑ ہونگے، سب حسینؑ کی زیارت کرنے آئیں گے، یہاں تک کہ اللہ امام حسینؑ کی زیارت کرنے آئے گا اور مصافحہ کرے گا۔

- امام محمدؑ باقرؑ نے فرمایا؛

جان لو! پورے عالمین کے لیے حسینؑ کافی ہیں-- کائنات کے ذرے ذرے کے لیے حسینؑ کافی ہیں---

انبیاءؑ و ملائکہ اور اولیاء اور اوصیاء کے لیے حسینؑ کافی ہیں-- عرش کے لیے فرش کے لیے انسانوں کے لیے

اور جنات کے لیے حسینؑ کافی ہیں--- آفتاب کے لیے مہتاب کے لیے ستاروں کے لیے سیاروں کے لیے حسینؑ کافی ہیں---تمام معصومینؑ کے لیے حسینؑ کافی ہیں--- اللہ کے لیے حسینؑ کافی ہے---

جس نے حسینؑ کو مان لیا اس نے حق کو جان لیا۔۔ جس نے حسینؑ کی بندگی اختیار کر لی وہ انوار کا مجموعہ بن گیا۔۔ جس نے حسینؑ کا غم منایا وہ انسانوں میں افضل ترین قرار پایا۔۔ حقیقت یہی ہے کہ حسینؑ کافی ہے۔۔۔ ہر حقیقت کے لیے حسینؑ کافی ہیں ۔۔۔۔

- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:

میںؑ نے آدمؑ کی مٹی کو چالیس دن تک خمیر کیا اور گوندھا ۔۔۔

- جبرائیلؑ سے سوال ؟

امیر المومنینؑ نے جبرائیلؑ سے پوچھا ۔۔۔ من أنا و من أنت۔۔ میںؑ کون ہوں اور تو کون ہے ؟

جبرائیلؑ نے کہا، أنت رب الجلیل و أنا العبد الذلیل جبرائیل ۔۔۔ آپؑ رب جلیل ہیں اور میں ذلیل بندہ جبرائیلؑ ہوں ۔۔۔

- مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا

جس نے مجھؐے دیکھا اس نے حق (اللہ) کو دیکھا ۔۔

- امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا؛

جو ہمؑ سے ملا وہ اللہ سے مل گیا--

- امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا؛

آل محمدؐ کے دشمنوں پر لعنت کرنا حقیقی عبادت ہے ---

❖ خطبہ ولایت

امام نقیؑ فرماتے ہیں، حمد ہے اس اللہ کی جس نے چشم زدن میں تمام کائناتوں کو خلق کیا، حمد ہے اس خالق حقیقی کی جس سے دنیا ناآشنا ہے، جب سے عالمین خلق ہوئے ہیں دو ولایتوں کے درمیان جنگ جاری ہے، ایک اللہ کی وَلایت ہے --- اور دوسری شیطان کی ولایت ہے ، اللہ کی ولایت -- ولایت علیؑ ہے ---

اور شیطان کی ولایت ہر وہ ولایت ہے جو ولایت علیؑ کے مخالف ہے-- ولایت علیؑ ہر مومن اور متقی کے لیے بیش قیمتی اللہ کا تحفہ ہے جو اللہ اور مومن کے درمیان رابطہ قائم کرتا ہے، اللہ کی قسم ! اگر وَلایت علیؑ نہ ہوتی توآج جہان میں کوئی اللہ کا نام لینے والا نہ ہوتا --- یہ وَلایت علیؑ ہی ہے جو اللہ کو قائم رکھے ہوئے ہے۔

اے مومنوں! یہ جان لو کہ بغیر ولایت کے اقرار کے تمہاری تمام عبادتیں بیکار ہیں-- وَلایت علیؑ ہی تم سب کی بخشش کی ضامن ہے اور تم سب کے لیے راہ نجات ہے -- جب تک تم ولایت پر قائم ہو کوئی باطل طاقت تم پر غلبہ نہیں کر سکتی، اپنے روزگار زندگی میں ہر مقام پر ولایت علیؑ پر قائم رہو ---

اس کا اقرار کرتے رہو اپنی تمام عبادتوں میں وَلایت علیؑ کا اقرار کرو--- کیونکہ باطل عبادتوں اور مومن کی عبادتوں میں واحد فرق وَلایت علیؑ کا ہے --- جو بھی اپنی کسی بھی عبادت کو بغیر اقرارِ ولایت علی کے انجام دیتا ہے وہ ابلیس کی عبادت کرتا ہے-- اللہ کے نزدیک مومن وہ ہے جو اُٹھتے بیٹھتے علیؑ کی ولایت کا اقرار کرتا

رہے یہ سچے مومن کی پہچان ہے -- ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب منافقین ہماریؑ ولایت کے
مقابلے میں شیطان کی ولایت کو لے آئیں گے-- اور منافقین ہماریؑ وَلایت کا انکار کریں گے --
یہ وقت مومنین کے امتحان کا وقت ہوگا اور حقیقی مومن وہی ہوگا جو اس کڑے وقت میں بھی علیؑ
کی ولایت پر قائم رہے گا اور اس کا اقرار کرتا رہے گا - - وَلایت علیؑ ہی صراط المستقیم ہے -

بسم الله الرحمن الرحيم

الله أكبر الله أكبر وعنت الوجوه للحي القيوم لك السجود يا رب يا معبود يا محمّد يا فاطر يا ناظر يا نور
وجه الله العظيم بك استجرت يا رب أجيرني وبك استعنت يا رب أعينني وأجرني من عذاب النار يا عزيز
يا جبار الله نور السموات و الأرض وهو العلي الكبير وإليه نشير وأشهد أن السيد محمّد اسم لمعناه جلّ
باريه ومكونه ومبديه ومخترعه ومنشيه كريم لا يبخل حليم لا يعجل صمد لا يرام عزيز لا يضام للباب
قصدت وللإسم سجدت وللمعنى بالحقيقة عبدت وسجد وجهي البالي الفاني إلى وجه مولاي علي الحي
الدائم الباقي يا علي يا مجيب يا علي لك الأحدية يا علي لك المعنوية يا علي لك الواحدية يا غلي لك
الوحدانية يا علي لك الإلهية يا غلي لك الربوبية يا علي لك المعنوية يا علي لك القصد يا علي لك
العبادة يا علي لك

الحمدللہ یہ مختصر رسالہ قائمؑ آل محمدؐ کے کرم سے اختتام کو پہنچا ۔

تاثیر علم